Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

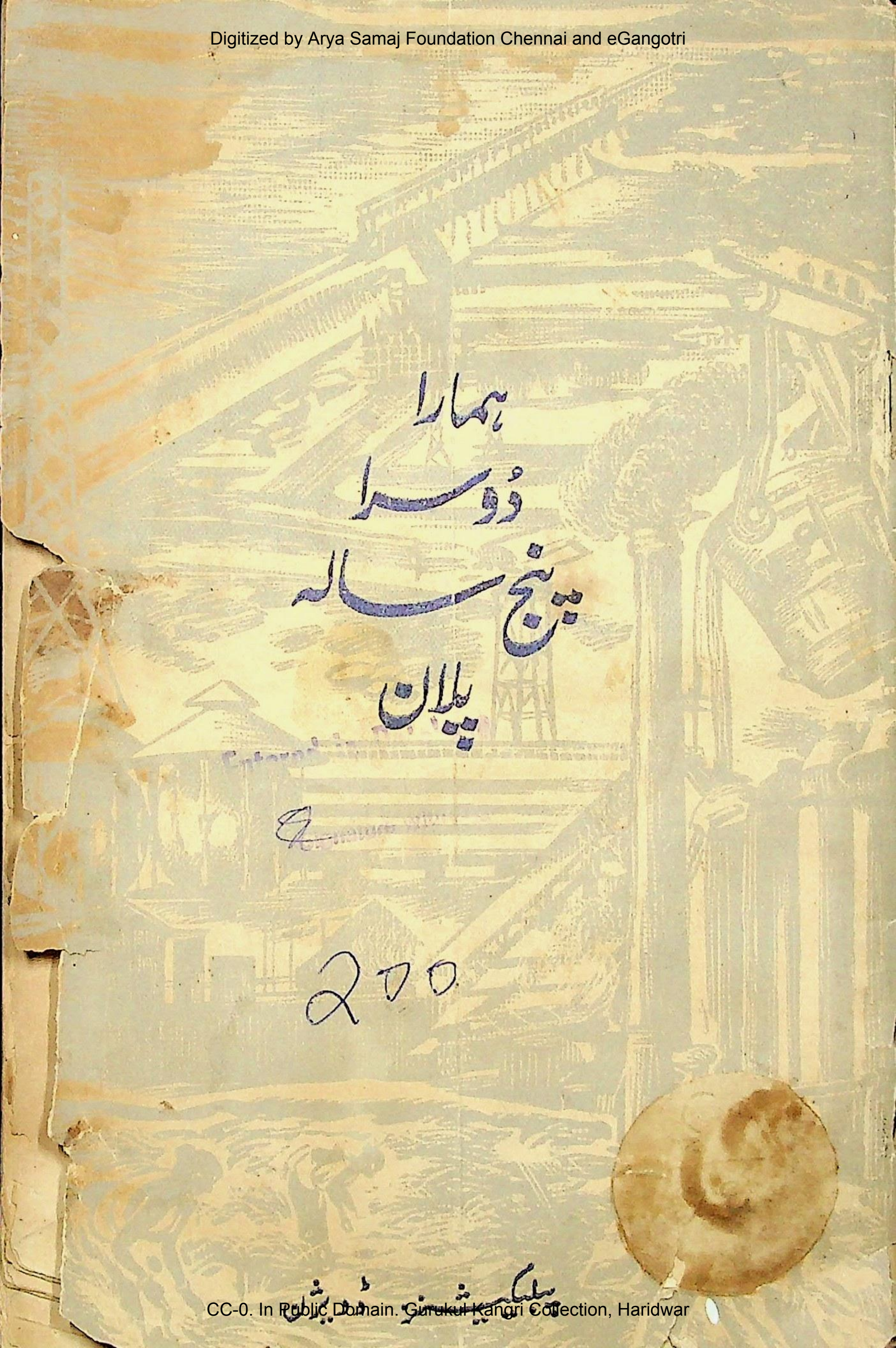

ہمارا دوسرا پنج سالہ پلان

200

پبلیکیشنز ڈویژن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنوری ۱۹۵۸ء

ओ३म्
पुस्तक संख्या ... ५६
पञ्जिका संख्या ... ३७३८६
पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियाँ लगाना वर्जित है। कोई सज्जन पन्द्रह दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

200
उर्दू संग्रह
पुस्तक का नाम हमारा दूसरा पाँच साला प्लान
लेखक गवर्नमेन्ट आफ इण्डिया
प्रकाशन वर्ष 1957
आगत संख्या 202

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

393-८९
19-11-57
200

ہمارا

دوسرا پنج سالہ پلان

CHECKED 1973

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
पुस्तक
आगत ५८
393८९
गुरुकुल ग्रन्थालय काँगड़ी

200;U

پبلیکیشنز ڈویژن
منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ
گورنمنٹ آف انڈیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترتیب

		صفحہ
تمہید		۳
پہلا باب	کارگذاری اور صورتِ حال	۵
دوسرا باب	دوسرے پنجسالہ پلان کی تفصیلات	۱۱
تیسرا باب	پلان کا خاکہ	۱۷
چوتھا باب	پلان میں روزگار کے پہلو	۳۶
پانچواں باب	انتظامی امور اور تنظیم	۴۰
چھٹا باب	زراعت	۴۶
ساتواں باب	آبپاشی اور بجلی	۵۵
آٹھواں باب	صنعتیں اور معدنیات	۵۸
نواں باب	دیہی اور چھوٹی صنعتیں	۶۶
دسواں باب	نقل وحمل اور رسل ورسائل	۷۲
گیارھواں باب	تعلیم اور سائنسی تحقیقات	۷۹
بارھواں باب	سماجی خدمات	۸۳

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

200.U

تمہید

"ہم اپنے سفر کی پہلی منزل پر پہنچ گئے ہیں، مگر ہمیں فوراً ہی دوسری منزل کی طرف چلنا چاہیئے۔" یہ الفاظ جواہرلال نہرو نے نئی دہلی میں ڈیولپمنٹ کونسل کے حالیہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہے تھے۔ انھوں نے مزید فرمایا "جیسے زندگی کا دھارا بہتا رہتا ہے اسی طرح قوم کی زندگی کا بہاؤ بھی ایک متواتر عمل ہے۔ اس لئے ہم جس سفر پر روانہ ہوئے ہیں اس میں کہیں بھی آرام کرنے کا مقام نہیں ہے۔"

پہلے پنجسالہ پلان کی مدت ۳۱۔مارچ ۱۹۵۶ء کو پوری ہو گئی۔ لیکن، ہمارے وزیراعظم کے لفظوں میں، اس سے پہلے ہی سفر کی دوسری منزل کی طرف بڑھنے کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں۔

اپریل ۱۹۵۴ء میں ہی پلاننگ کمیشن نے ریاستی حکومتوں سے درخواست کی تھی کہ وہ خاص طور پر زرعی پیداوار، دیہی صنعتوں اور امداد باہمی سے متعلق دیہات اور ضلعوں کے لئے پنجسالہ ترقیاتی پروگرام تیار کریں۔ یہ محسوس کیا گیا تھا کہ مقامی منصوبہ بندی میں عوام کی شرکت سے رضاکارانہ کوشش کے لئے رغبت پیدا ہوگی اور قومی جد و جہد میں عوام کے زیادہ سے زیادہ امداد و تعاون کا یقین ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی کمیشن نے قومی منصوبہ بندی کے وسیع تر پہلوؤں کے مطالعے کا کام بھی شروع کر دیا تھا اور بعض ٹیکنیکل اور اعداد و شمار کے مسائل کے مطالعے میں مرکزی وزارتوں اور کلکتہ کے انڈین اسٹیٹسٹیکل انسٹی ٹیوٹ کی امداد حاصل کی تھی۔ مارچ ۱۹۵۶ء میں ان مطالعوں کے نتائج پر پروفیسر پی۔ سی۔ مہالانوبس کے "پلان کے مسودہ کا خاکہ" اور ایک دوسرے مضمون "دوسرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پنج سالہ پلان کا عارضی خاکہ" میں پیش کئے گئے۔ یہ مضمون وزارتِ مالیات اور پلاننگ کمیشن کے اقتصادی شعبوں نے سنٹرل اسٹیٹسٹیکل آرگنائزیشن کے مشورے سے تیار کیا تھا۔ اپریل ۱۹۵۵ء میں پلان کے خاکے سے متعلق ان کاغذات پر ماہرین اقتصادیات کی ایک کمیٹی نے غور کیا اور پھر ان کے خیالات کو ایک میمورنڈم کی صورت میں پیش کر دیا گیا۔ مئی ۱۹۵۵ء میں نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل نے پلان کے خاکے سے متعلق ان کاغذات میں پیش کردہ بنیادی نقطۂ نظر قبول کر لیا۔

۱۹۵۵ء کے آخری چھ مہینوں میں پلاننگ کمیشن نے دوسرے پنج سالہ پلان کے لئے تفصیلی تجاویز طے کرنے کی غرض سے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے نمائندوں سے تبادلۂ خیالات کیا جس کی روشنی میں فروری ۱۹۵۶ء میں مسودہ کا ایک خاکہ تیار کر کے شائع کر دیا گیا۔ تاکہ اس پر عوام میں زیادہ سے زیادہ تبادلۂ خیالات ہو سکے۔ اس سلسلے میں کمیشن کو جو رائیں موصول ہوئیں ان پر آخری پلان تیار کرتے وقت غور کیا گیا۔ پھر یہ پلان مئی ۱۹۵۶ء میں شائع کر دیا گیا۔

دوسرے پلان کے سلسلے میں دو اہم باتوں کا یاد رکھنا ضروری ہے۔ پہلے تو یہ کہ یہ کوئی بندھا ٹکا پلان نہیں بلکہ اس میں بنیادی طور پر ردّ و بدل کی گنجائش ہے۔ وسیع تر مدّت میں جو ترقیاتی کام ہوں گے اس پلان کو انہیں کا ایک حصّہ سمجھنا چاہیئے۔ اس پلان کا کام سالانہ پروگراموں کی بنیاد پر چلایا جائے گا اور وقتاً فوقتاً ان پروگراموں پر اقتصادی اور مالی رجحانات اور مختلف حلقوں میں حاصل شدہ ترقی کی روشنی میں نظرِ ثانی کی جائے گی۔ دوسرے پلان میں مقرر کردہ زرعی پیداوار کے نشانوں کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہوگی تاکہ تیز رفتار ترقّی کے زمانے سے متعلق کثرتِ زر کے دباؤ کا مقابلہ کیا جا سکے۔

مختصراً دوسرے پلان کا مقصد ہے دیہی ہندوستان کو پھر سے تعمیر کرنا، صنعتی ترقّی کی بنیادیں رکھنا اور قوم کے کمزور اور کم حقوق یافتہ طبقوں کو زیادہ سے زیادہ ترقّی کے مواقع بہم پہنچانا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہلا باب

کارگذاری اور صورتِ حال

پہلا پلان۔

ہندوستان کے پہلے پنچ سالہ پلان کا مرکزی مقصد یہ تھا کہ بنیادی طور پر اقتصادیات کو مضبوط بنایا جائے۔ اور اس کو تقویت اور استحکام دیا جائے۔ یہ پلان اس وقت تیار کیا گیا جب کہ ملک جنگ اور تقسیم کی وجہ سے اتھل پتھل سے دوچار تھا۔ کوریا کی لڑائی کی وجہ سے کثرتِ زر کا دباؤ تھا اور خوراک اور ضروری خام مال کی کمی تھی۔ اس لئے پلان کا صحیح نظریہ رہا کہ ان نابرابریوں کو ٹھیک کر دیا جائے اور بصورتِ دیگر ساکن اقتصادیات کو حرکت دی جائے۔

کارگذاری۔

گذشتہ پانچ سال کے دوران ملک میں منصوبہ بندی کے ساتھ جو کوششیں ہوئی ہیں اُن پر نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ درپیش مسافت کے مقابلے میں ہماری کارگذاری کم رہی ہے پھر بھی بہت سے حلقوں میں ہم نے اچھی خاصی ترقّی کر لی ہے۔

پہلے پلان کا مجموعی نتیجہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پانچ سال کے عرصے میں حقیقی قومی آمدنی میں کوئی اٹھارہ فی صدی اضافہ ہوا ہے۔ ۵۳-۱۹۵۲ء کی قیمتوں کے حساب سے قومی آمدنی ۵۱-۱۹۵۰ء کی ۹۱۱۰ کروڑ روپے سے بڑھ کر ۵۶-۱۹۵۵ء میں اندازاً ۱۰۸۰۰ کروڑ روپے ہو گئی۔ اس دوران میں فی کس آمدنی میں گیارہ فی صدی اور ضروریاتِ زندگی کے خرچ میں نو فی صدی اضافہ ہوا زرعی پیداوار میں بہت زیادہ ترقّی ہوئی۔ اناج، روئی اور تیل کے خاص بیجوں کی پیداوار میں ترتیب وار ۱۰، ۵۴ اور ۸ فی صدی اضافہ ہوا۔ آبپاشی کے بڑے اور چھوٹے منصوبوں کے ذریعہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آب پاشی کی زمین میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ایکڑ سے زیادہ اضافہ ہوا۔ ۵۱-۱۹۵۰ء میں بجلی کی پیداوار ۵ء۲۷۷ کروڑ کلوواٹ تھی۔ ۵۶-۱۹۵۵ء میں یہ بڑھ کر ۱۱۰۰ کروڑ کلوواٹ ہوگئی۔ صنعتی پیداوار کے اشاریہ میں ۶۵ پوائنٹ کا اضافہ معلوم ہوتا ہے۔ یعنی ۱۹۵۰ء کے ۱۰۵ پوائنٹ سے بڑھ کر یہ تعداد ۱۹۵۵ء میں ۱۶۱ ہوگئی۔

سرکاری اور نجی حلقوں میں نئے نئے پراجیکٹ شروع کئے گئے۔ سرکاری حلقے میں جو خاص کام شروع کئے گئے اُن میں سندری کا کیمیاوی کھاد کا کارخانہ (SINDRI FERTILIZER FACTORY) چترنجن لوکوموٹیو ورکس۔ ہندوستان کیبلز (درگاپور) ہندوستان شپ یارڈ (وشاکھاپٹنم) انٹیگرل کوچ فیکٹری (مدراس) ہندوستان مشین ٹولز (میسور) نیشنل انسٹرومنٹ فیکٹری (کلکتہ) اور ٹیلیفون فیکٹری (بنگلور) شامل ہیں۔ نجی حلقے میں بھی بھاری سامان اور مشین بنانے کی صنعتوں میں کافی روپیہ لگایا گیا۔ پہلے پلان کے دوران اقتصادیات میں زرِ خالص کی صورت میں اندازاً ۳۱۰۰ کروڑ روپیہ لگایا گیا۔ ۵۱-۱۹۵۰ء میں سرمایہ کاری کی دَر پانچ فی صدی تھی ۵۶-۱۹۵۵ء میں بڑھ کر ۷ء۳ فی صدی ہوگئی۔ سرمایہ کاری میں اس اضافہ کی وجہ سے روپے پیسے کا پھیلاؤ نہیں ہوا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ پلان کی شروعات کے وقت جو قیمتیں تھیں اُن میں پلان کی مدّت کے خاتمے تک تیرہ فیصدی کمی ہوئی۔ باقی ادائیگیوں کی صورتِ حال بھی اُمید افزا رہی۔ ۵۵-۱۹۵۴ء میں بیرونی حسابات فی الواقع واجب الادا تھے۔ ۵۶-۱۹۵۵ء میں نہ صرف اُن کی ادائیگی ہوئی بلکہ تھوڑی بچت بھی ہوئی۔

قلتیں۔

اگرچہ متذکرہ بالا کارگذاری کافی شاندار معلوم ہوتی ہے مگر ہمیں ابھی بہت آگے جانا ہے ہمارے سامنے ایک وسیع میدان ہے۔ ہندوستان کا معیارِ زندگی دُنیا کے سب سے کم معیاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہماری خوراک مقررہ غذائی معیار سے کم ہے۔ فی کس ۱۶ گز کپڑے کا خرچ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی جنگ سے پہلے کی سطح پر ہے۔ مکانات کی بہت کمی ہے اور تعلیمی سہولتیں ناکافی ہیں۔ بجلی اور فولاد کی فی کس کھپت امریکہ کے مقابلے میں صرف ۱/۳ اور ۱/۱۲۲ ہے۔ ملک میں بے روزگاری اور کم روزگاری بہت ہے اور ہماری آبادی ہر سال ۱ء۲۵ فی صدی کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ اس کی وجہ سے اقتصادی ترقّی کی رفتار بڑھانا مشکل ہے۔

ترقّی کے عوامل۔

سوال یہ ہے کہ ان قلتوں کی کس طرح دور کیا جائے اور ترقّی کی رفتار کیسے تیز کی جائے؟ کسی ملک میں ترقّی کی رفتار کئی باتوں پر منحصر ہوتی ہے۔ ان میں سے کچھ تو نفسیاتی اور سماجی ہوتی ہیں مثلاً سماج کی ترقّی کرنے کی خواہش، اداراتی تبدیلیوں کو قبول کرنے کی صلاحیت، اور پیداوار کے ترقّی یافتہ طریقوں کو اپنانا۔ ایک عام مناسب ماحول میں ترقّی کے خاص عوامل یہ ہیں۔

(ا) آبادی بڑھنے کی رفتار۔

(ب) قومی آمدنی میں سرمایہ کاری کا تناسب۔ اور

(س) سرمائے کا منافع یا پونجی اور پیداوار کا تناسب

پہلا پانچ سالہ پلان تیار کرتے وقت یہ اندازہ لگایا گیا تھا۔ کہ متوقع طور پر آبادی میں ۱ء۲۵ فی صدی سالانہ کے حساب سے اضافہ ہوگا۔ اور سرمایہ کاری کی در ۱۹۵۰-۵۱ء کے تقریباً ۵ فی صدی سے بڑھ کر ۱۹۶۸-۶۹ء میں کوئی ۲۰ فی صدی ہو جائے گی، اور اس کے ساتھ ہی پونجی اور پیداوار کا تناسب ۱:۳ ہوگا۔ اس حساب سے ہندوستان کی قومی آمدنی اور فی کس آمدنی بالترتیب ۱۹۷۱-۷۲ء اور ۱۹۷۷-۷۸ء میں دوگنی ہو جائے گی۔ پہلے پلان کے عرصہ میں جو تجربے حاصل ہوئے ہیں۔ اُن کی روشنی میں ان اندازوں پر نظرثانی کی گئی ہے۔ مثلاً اب اندازہ یہ ہے کہ مستقبل قریب میں آبادی بڑھنے کی رفتار تیز ہو جائے گی۔ یہ قطعی طور پر نہیں بتایا جا سکتا کہ اضافہ کتنا ہوگا۔ اب یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ اضافہ کی رفتار ۱۹۵۱-۶۰ء کے دس سال میں ۱ء۲۵ اور ۱۹۶۱-۷۰ء میں ۱ء۳۳ اور ۱۹۷۱-۸۰ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں ۱۴ فی صدی ہوگی۔ اس طرح پونجی اور پیداوار کے تناسب اور سالانہ سرمائے کے اندازے بھی بدل دیئے گئے ہیں جس کی تفصیل اس نقشہ میں دی جاتی ہے۔

آمدنی اور سرمایے کی ترقی ١٩٥١-٧٦ء

(١٩٥٢-٥٣ء کی قیمتوں کے حساب سے)

	پہلا پلان ١٩٥١-٥٦ء	دوسرا پلان ١٩٥٦-٦١ء	تیسرا پلان ١٩٦١-٦٦ء	چوتھا پلان ١٩٦٦-٧١ء	پانچواں پلان ١٩٧١-٧٦ء
١- قومی آمدنی، مدت کے خاتمہ پر (کروڑ روپیہ میں)	١٠٨٠٠	١٣٤٨٠	١٧٢٦٠	٢١٦٨٠	٢٧٢٠٠
٢- کل مجموعی آمدنی (کروڑ روپیہ میں)	٣١٠٠	٦٢٠٠	٩٩٠٠	١٤٨٠٠	٢٠٨٠٠
٣- پونجی، مدت کے خاتمہ پر قومی آمدنی کے فیصدی حساب سے	٧٫٢٣	١٠٫٢٧	١٣٫٦٧	١٦٫٠	١٧٫٦٠
٤- مدت کے خاتمہ پر آبادی (دس لاکھ میں)	٣٨٤	٤٠٨	٤٣٤	٤٦٥	٥٠٠
٥- بڑھتی ہوئی پونجی اور پیداوار کا تناسب	١٦٨:١	٢٦٣:١	٢٦٦:١	٣٠٤:١	٣٧٤:١
٦- مدت کے خاتمہ پر فی کس آمدنی (روپیوں میں)	٢٨١	٣٣١	٣٩٦	٤٦٦	٥٤٦

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تبدیل شدہ اعداد و شمار کے مطابق قومی آمدنی اور فی کس آمدنی بالترتیب ۶۸-۱۹۶۷ء اور ۷۴-۱۹۷۳ء میں دوگنی ہو جائے گی یعنی پچھلے اندازے سے کوئی پانچ سال پہلے ہی یہ اضافہ ہو جائے گا۔

اقتصادی ڈھانچے میں تبدیلیاں۔

سلسلے وار پلانوں کے ذریعہ قومی آمدنی میں جو اضافہ ہوگا۔ اس کی وجہ سے ہمارے پیشوں کے ڈھنگ میں نمایاں تبدیلی ہوگی۔ درحقیقت اقتصادی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ پیشوں کے ڈھانچے میں تنوع پیدا کیا جائے اور محنت کش لوگوں کی کچھ تعداد کو کم پیداوار کے حلقوں سے زیادہ پیداوار کے حلقوں کی طرف منتقل کر دیا جائے۔ دوسرے ملکوں میں بھی ایسا ہی ہوا ہے جہاں قومی آمدنی میں ترقی کے ساتھ صنعتی کاموں اور خدمات کی نسبت زراعت میں روزگار کے مواقع کم ہو گئے تھے۔ اس وقت ہمارے محنت کش طبقہ کے ۷۰ فی صدی لوگ زراعت اور دیگر متعلقہ کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ توقع ہے کہ لگ بھگ ۷۶-۱۹۷۵ء تک یہ تعداد گھٹ کر ۶۰ تک آ جائے گی۔ اور صنعت، نقل و حمل، رسل و رسائل اور دیگر تعمیراتی کاموں میں لوگوں کو مقابلتاً زیادہ روزگار میسر ہو جائے گا۔ دوسرے پلان میں سرمایہ کاری کا پروگرام اس مقصد کے حصول کے لئے رکھا گیا ہے۔

مادی اور مالی منصوبہ بندی۔

ملک کی آبادی کے پیشوں کے ڈھنگ میں تبدیلی کے ساتھ حقیقی وسائل کو کام میں لانے کے طریقے کو بھی بدلنا ہوگا۔ اور اس کے لئے منصوبہ بندی کے مادی اور مالی دونوں پہلوؤں میں ٹھیک مطابقت پیدا کرنی ہوگی۔ درحقیقت منصوبہ بندی کے یہ دونوں پہلو ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ چنانچہ دوسرے پانچ سالہ پلان کا مطمح نظر یہ ہوگا کہ عام استعمال کی چیزوں کی مانگ اور بہم رسانی کے درمیان، مجموعی اور اہم حلقوں میں بچت اور سرمائے کے مابین اور غیر ملکی وصولی اور ادائیگی کے درمیان ٹھیک ٹھیک توازن رکھا جائے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مطمح نظر اور اس میں ردّ و بدل کی گنجائش۔

چونکہ توسیع و ترقی ایک مسلسل عمل ہے اس لئے دوسرا پلان طویل مدتی اقتصادی منصوبہ بندی کے وسیع مطمح نظر کو سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے اس کے ساتھ ہی عمل درآمد میں لچک پیدا کرنے کے لئے پلان کے ڈھانچے میں بہت کچھ گنجائش رکھی گئی ہے۔ جس کے اندر ہی سالانہ پلان تیار کئے جائیں گے سالانہ پلان تیار کرتے وقت ان باتوں کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ جیسے حاصل کردہ ترقی ذرائع اور وسائل کی صورت حال میں تبدیلی اور نئی ضرورتیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرا باب

دوسرے پنج سالہ پلان کی تفصیلات

سوشلسٹ نظام۔

دوسرا پانچ سالہ پلان جو سماج بنانا چاہتا ہے اس کی صورت کیا ہوگی؟ اس سوال کا جواب ایک فقرے میں آجاتا ہے۔ یعنی "سماج کا سوشلسٹ نظام" اس کا مطلب یہ ہے کہ پلان کے عرصے میں پیش قدمی کے طریقوں کے تعین میں بنیادی کسوٹی سماج کا فائدہ ہو نہ کہ ذاتی منفعت۔ اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ نہ صرف قومی آمدنی اور روزگار میں اضافہ ہو بلکہ اقتصادی ترقی کی برکتوں سے سماج کے نسبتاً کم نصیب طبقوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے اور رفتہ رفتہ ایسی صورت حال پیدا کی جائے کہ آمدنی، دولت اور معاشی قوت ایک جگہ اکٹھی نہ ہونے پائے۔

مقاصد۔

اس وسیع مطمح نظر کو سامنے رکھتے ہوئے دوسرے پانچ سالہ پلان کے مقاصد کی یوں تعریف کی گئی ہے:

۱۔ قومی آمدنی میں نمایاں اضافہ، تاکہ ملک میں معیار زندگی بلند ہو جائے۔

۲۔ تیز رفتار صنعتی ترقی جس میں بنیادی اور بھاری صنعتوں کی توسیع کو خاص اہمیت دی جائے

۳۔ روزگار کے مواقع میں کثیر اضافہ اور

۴۔ آمدنی اور دولت کے معاملے میں نابرابریوں میں کمی اور اقتصادی طاقت کی زیادہ مساوی تقسیم

یہ مقاصد ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ پیداوار میں مزید اضافہ کرکے ہی معیار زندگی بلند کیا جا سکتا ہے۔ پیداوار کو بڑھانے کے لئے تیز رفتار صنعتی ترقی کی ضرورت ہے۔ اور صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے بنیادی صنعتوں کا قیام ضروری ہے۔ بنیادی صنعتوں میں سرمایہ لگانے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے عام ضرورت کی چیزوں کی مانگ پیدا ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ مزدور دگار منصوبہ بندی کے ساتھ ان چیزوں کی پیداوار سے ہی بے روزگاری کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس مسئلے کا حل اپنے ڈھنگ سے ہونا چاہیئے کہ آمدنی کی بڑھتی ہوئی سطح پہ روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقعے پیدا ہوتے جائیں۔

صنعتی پالیسی۔

پلان کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ریاست کو سماج کی معاشی زندگی میں اہم ذمہ داریاں سنبھالنا ہوں گی۔ حکومت ہند کے انڈسٹریل پالیسی ریزولیوشن مجریہ اپریل ۱۹۵۶ء کی وجہ سے اس بارے میں کوئی دشواری نہیں رہی ہے۔ ریزولیوشن میں ترقی کے کام کو آگے بڑھانے کے معاملے میں ریاست کے حصہ اور اس کی ذمہ داری پر زور دیا گیا ہے اور سرکاری حلقے کا میدان وسیع کر دیا گیا ہے تاکہ اس میں بنیادی اور دفاعی اہمیت کی تمام صنعتیں یا عوامی مفاد کی خدمات سے متعلق تمام صنعتیں شامل ہو جائیں جو صنعتیں بہت اہمیت رکھتی ہیں اور جنہیں کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے جو صرف حکومت ہی مہیا کر سکتی ہے انہیں بھی سرکاری حلقے میں ہی ترقی دی جائے گی۔ اس نئے ریزولیشن میں صنعتوں کے دو گوشوارے دیئے گئے ہیں۔ ایک گوشوارے میں تو ایسی صنعتیں شامل ہیں جن کی آئندہ ترقی کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی اور دوسرے میں خاص سماجی اہمیت کی وہ صنعتیں شامل ہیں جو رفتہ رفتہ سرکاری ملکیت میں لائی جائیں گی۔ اس گروہ کی نئی صنعتوں کے قیام میں عام طور سے ریاست پیش قدمی کرے گی۔ لیکن نجی حلقے سے بھی حکومت کا ہاتھ بٹانے کی توقع کی جائے گی۔ تمام دیگر صنعتوں کا میدان نجی حلقے کی پیش قدمی اور کارگزاری کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ لیکن حکومت حسب ضرورت کسی شعبے میں داخل ہو سکتی ہے۔

یہ دونوں گوشوارے درج ذیل ہیں:

گوشوارہ الف

۱۔ اسلحہ اور گولہ بارود نیز دفاعی ساز و سامان کی متعلقہ اشیاء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲- ایٹمی قوت

۳- لوہا اور فولاد

۴- سانچے میں ڈھالا اور بھٹی میں تپایا ہوا لوہا

۵- بھاری آلات اور مشینری جو لوہے اور فولاد کی پیداوار کے لئے، کان کنی کے لئے، مشینی اوزار بنانے کے لئے نیز دیگر ایسی بنیادی صنعتوں کے لئے درکار ہو جو مرکزی حکومت معیّن کر دے۔

۶- بجلی کا بھاری سامان جس میں آبی اور دخانی ٹربائن شامل ہیں۔

۷- کوئلہ اور لگنائٹ

۸- معدنی تیل

۹- کچّا لوہا، خام مینگنیز، کچا کروم، کھریامٹی، گندھک، سونا اور ہیرا کانوں سے نکالنا

۱۰- تانبہ، سیسہ، جست، ٹین، مولب ڈینیم اور وولفرام کو کان سے نکالنا اور صاف کرنا۔

۱۱- معدنیات جن کی تعریف ایٹمی قوت (پیداوار اور استعمال کا کنٹرول) مجریہ ۱۹۵۳ء میں کی گئی

۱۲- ہوائی جہاز

۱۳- ہوائی نقل و حمل

۱۴- ریلوے نقل و حمل

۱۵- جہاز سازی

۱۶- ٹیلیفون اور ٹیلیفون کے تار، تار برقی اور وائرلیس کے آلات (سوائے ریڈیو ریسیونگ سیٹ)

۱۷- بجلی کی پیداوار اور تقسیم۔

گوشوارہ ب

۱- تمام دیگر معدنیات سوائے نادر معدنیات جیسی کہ ان کی معدنی مراعات کے احکام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجریہ ۱۹۴۹ء کی دفعہ ۲ میں تعریف کی گئی ہے۔

۲۔ ایلومونیم اور دیگر غیر آہن آمیز دھاتیں جو گوشوارہ الف میں شامل نہیں۔

۳۔ مشینی اوزار

۴۔ آہنی آمیزش اور اوزاروں کا فولاد۔

۵۔ بنیادی اور درمیانی مصنوعات جو کیمیاوی صنعتوں مثلاً دوا سازی، رنگ سازی اور پلاسٹک بنانے کے لئے درکار ہوتی ہیں۔

۶۔ جراثیم کش دوائیں (ANTIBIOTICS) اور دوسری اساسی دوائیاں۔

۷۔ کیمیاوی کھاد

۸۔ مصنوعی ربڑ

۹۔ کوئلے کو کاربن میں تبدیل کرنا

۱۰۔ کیمیاوی لگدی

۱۱۔ سڑکوں کے ذریعے نقل و حمل

۱۲۔ بحری نقل و حمل۔

صنعتی گروہوں کی یہ تقسیم قطعی طور پر بے لچک اور الگ تھلگ نہیں ہے۔ حکومت گوشوارہ الف کی صنعتوں میں بھی نجی حلقے کا تعاون حاصل کرنے کی مجاز ہوگی۔ بشرطیکہ اقتصادیات کی تیز رفتار ترقی اور قومی پالیسی کے مفید مقاصد کی تکمیل کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے۔

گھریلو اور چھوٹے درجے کی صنعتیں۔

صنعتی پالیسی سے متعلق نئی قرارداد میں گھریلو اور چھوٹے درجے کی صنعتوں کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایسی صنعتوں پر زور دینا اس لئے ضروری ہے۔ کیونکہ ان کے ذریعے فوری طور پر بہت سے لوگوں کو روزگار مہیا ہو جاتا ہے اور ایسے سرمائے اور ہنرمندی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو بروئے کار لانے میں سہولت حاصل ہو جاتی ہے جو بصورت دیگر بے کار پڑی رہتی۔ اس کے علاوہ یہ صنعتیں پورے ملک میں پھیلے ہوئے نسبتاً غریب طبقوں کے لوگوں کے لئے آمدنی پیدا کرتی ہیں۔ ان صنعتوں کی امداد اور ہمت افزائی کی جائے گی۔ تاکہ یہ ملک کی اقتصادیات میں زیادہ سے زیادہ پارٹ ادا کر سکیں۔

نابرابریوں میں کمی۔

دوسرے پنج سالہ پلان کو ترقّی پذیر سماجی اور معاشی فلسفہ سے تحریک ملی ہے۔ اس لئے اس کا مقصد ہے تعمیر و ترقّی کے ساتھ ساتھ اقتصادی اور سماجی نابرابریوں کو کم کرنا۔ یہ مقصد کس طرح حاصل کیا جائے؟ اس کے لئے پلان میں مالیاتی اداراتی اور دیگر بہت سی تدبیریں رکھی گئی ہیں۔ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ٹیکس کے نظام میں تغیّر و تبدل کرنے کے امکان پر بخوبی غور کیا جائے۔ مثلاً کم سے کم اونچی آمدنی کے گروپوں کے لئے انفرادی ٹیکس کی صورت میں آمدنی کی جگہ خرچ کو ٹیکس کی بناء قرار دینا۔ دولت پر سالانہ ٹیکس، سرمایہ اور عطیات پر ٹیکس لگانا۔ ذاتی آمدنی کی انتہائی حد مقرر کرنے کی تجویز کو پسند نہیں کیا گیا مگر یہ کہا گیا ہے کہ ترقی پذیر ٹیکسوں اور اداراتی تبدیلیوں کے ذریعے بڑی بڑی آمدنیوں کو چند ہاتھوں میں اکٹھا ہونے سے روکا جائے۔ کمیشن نے کچھ اداراتی تبدیلیوں پر اطمینان ظاہر کیا ہے۔ جن پر پہلے پلان کے دوران میں عمل درآمد کیا گیا تھا۔ مثلاً جاگیرداری کا خاتمہ، مینجنگ ایجنسی نظام میں اصلاح، جائنٹ اسٹاک کمپنی ایکٹ میں ردّ و بدل، امپیریل بنک کو سرکاری ملکیت میں لینا اور امداد باہمی کے حلقہ کی ترقی۔ کمیشن نے ایسی اصلاحات کو تیزی کے ساتھ آگے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا ہے تاکہ اوپر کی سطح پر دولت اور رعایات اکٹھا نہ ہونے پائیں۔

اقتصادی پالیسی اور تکنیک

اقتصادی پالیسی کا کام مطلوبہ مالی وسائل کا حصول نہیں بلکہ اس میں ہر امکانی طریقہ سے حقیقی وسائل و ذرائع سے استفادہ کے ایک ایسے ڈھانچے کا قیام بھی شامل ہے جو پلان کے تقاضوں کے مطابق ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بحیثیت مجموعی دو قسم کی تکنیک موجود ہیں۔ جن کے ذریعے پیش نظر مقاصد کو پورا کرنا ہے۔ اوّل تو مالیات اور زر نقد سے متعلق پالیسی کے ذریعے اقتصادی سرگرمیوں کو بحیثیت مجموعی نظم و نسق میں لایا جا سکتا ہے۔ دوسرے بچت درآمد برآمد کے کنٹرول اور تعیّن سے کام لیا جا سکتا ہے، جو اقتصادیات کے خاص خاص حلقوں یا ضمنی حلقوں میں اقتصادی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوں اور ان میں باقاعدگی پیدا کر دیں۔ وسیع منصوبہ بندی کی وجہ سے دونوں قسم کے کنٹرول کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس لئے پلاننگ کمیشن نے ان پر عمل درآمد کرنے کی سفارش کی ہے۔ روپیہ پیسہ کے پھیلاؤ سے بچاؤ کیلئے پلاننگ کمیشن نے اناج اور دیگر ضروری چیزوں کے ذخیرے رکھنے کی بھی سفارش کی ہے۔ ان ذخیروں کی وجہ سے حکومت کے لئے قیمتوں کے تیزی کے ساتھ اتار چڑھاؤ کا تدارک کرنا ممکن ہوگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیسرا باب

پلان کا خاکہ

دراصل دوسرا پنج سالہ پلان توسیع و ترقی کی ان کوششوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جن کی پہلے پلان میں ابتدا کی گئی تھی۔ لیکن اس میں ترجیحات کی ترتیب میں اہم ردّ و بدل کیا گیا ہے۔

پلان کے اخراجات اور اُن کی تقسیم۔

پہلے پلان کے لئے کُل ۲۰۶۹ کروڑ روپیہ (جو بعد کو ۲۳۵۶ کروڑ روپیہ کر دیا گیا تھا) رکھا گیا تھا اس کے مقابلے میں دوسرے پلان کے دوران توسیع و ترقی کے لئے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کا کُل خرچ ۴۸۰۰ کروڑ روپے ہوگا۔ ترقی کی بڑی بڑی مدوں میں اس خرچہ کی تقسیم درج ذیل ہے اس کے ساتھ مقابلے کے لئے پہلے پلان کا خرچہ بھی دکھایا گیا ہے۔

ترقی کی بڑی بڑی مدوں میں اخراجات کی تقسیم

١	پہلا پنج سالہ پلان (روپے کروڑوں میں)		دوسرا پنج سالہ پلان (روپے کروڑوں میں)	
	کل رقم ٢	فی صد ٣	کل رقم ٤	فی صد ٥
١۔ زراعت اور اجتماعی ترقی	٣٥٧	١٥٫١	٥٦٨	١١٫٨
ا۔ زراعت	١٤٢	١٠٫٢	٣٤١	٧٫١
زراعتی پروگرام	١٩٧	٨٫٣	١٧٠	٣٫٥
مویشی پالنا	٢٢	١٫٠	٥٦	١٫١
جنگلات	١٠	٠٫٤	٤٧	١٫٠

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵
[illegible] پانی	۴	۰٫۲	۱۴	۰٫۳
امداد باہمی	۷	۰٫۳	۴۷	۱٫۰
متفرقات	۱	-	۹	۰٫۲
(ب) قومی توسیع اور اجتماعی منصوبے	۹۰	۳٫۸	۲۰۰	۴٫۱
(ج) دیگر پروگرام	۲۶	۱٫۱	۲۷	۰٫۶
دیہاتی پنچایتیں	۱۱	۰٫۵	۱۲	۰٫۳
مقامی ترقی کے کام	۱۵	۰٫۶	۱۵	۰٫۳
۲۔ آبپاشی اور بجلی	۶۶۱	۲۸٫۱	۹۱۳	۱۹٫۰
آبپاشی	۳۸۴	۱۶٫۳	۳۸۱	۷٫۹
بجلی	۲۶۰	۱۱٫۱	۴۲۷	۸٫۹
سیلاب کی روک تھام اور دوسرے منصوبے و تحقیقات وغیرہ	۱۷	۰٫۷	۱۰۵	۲٫۲
۳۔ صنعت اور کان کنی	۱۷۹	۷٫۶	۸۹۰	۱۸٫۵
بڑی اور درمیانی صنعتیں	۱۴۸	۶٫۳	۶۱۷	۱۲٫۹
معدنیاتی ترقی	۱	۰	۷۳	۱٫۵
دیہاتی چھوٹے پیمانے کی صنعتیں	۳۰	۱٫۳	۲۰۰	۴٫۱
۴۔ نقل و حمل اور رسل و رسائل	۵۵۷	۲۳٫۶	۱۳۰۵	۲۸٫۹
ریلوے	۲۶۸	۱۱٫۴	۹۰۰	۱۸٫۸
سڑکیں	۱۳۰	۵٫۵	۲۴۱	۵٫۱
سڑکوں کے ذریعہ نقل و حمل	۱۲	۰٫۵	۱۷	۰٫۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵
بندرگاہیں اور لنگر اندازی کے مقامات	۳۴	۱٫۴	۴۵	۰٫۹
جہازرانی	۲۶	۱٫۱	۴۸	۱٫۰
ملک کے اندر آبی نقل وحمل	۰۰	۰۰	۳	۰٫۱
شہری ہوائی نقل وحمل	۲۴	۱٫۰	۴۳	۰٫۹
دیگر ذرائع نقل وحمل	۳	۰٫۱	۶	۰٫۱
ڈاک اور تار	۵۰	۲٫۲	۶۳	۱٫۳
دیگر ذرائع رسل ورسائل	۵	۰٫۲	۴	۰٫۱
براڈکاسٹنگ	۵	۰٫۲	۹	۰٫۲
۵۔ سماجی خدمات	۵۳۳	۲۲٫۶	۹۴۵	۱۹٫۷
تعلیم	۱۶۴	۷٫۰	۳۰۷	۶٫۴
صحت	۱۴۰	۵٫۹	۲۷۴	۵٫۷
مکانات کی فراہمی	۴۹	۲٫۱	۱۲۰	۲٫۵
پسماندہ طبقوں کی فلاح وبہبود	۳۲	۱٫۳	۹۱	۱٫۹
سماجی بہبود	۵	۰٫۲	۲۹	۰٫۶
محنت اور محنت کشوں کی بہبود	۷	۰٫۳	۲۹	۰٫۶
بحالیات	۱۳۶	۵٫۸	۹۰	۱٫۹
تعلیم یافتہ لوگوں میں بیکاری سے متعلق خاص اسکیمیں	-	-	۵	۰٫۱
۶۔ متفرقات	۶۹	۳٫۰	۹۹	۲٫۱
میزان	۲۳۵۶	۱۰۰٫۰	۴۸۰۰	۲۰۰٫۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس گوشوارے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پلان میں صنعتوں، کان کنی کے کاموں، نقل وحمل اور رسل و رسائل کے حق میں کافی ردّ و بدل کیا گیا ہے۔ پہلے پلان کے تہائی کے مقابلے میں کل اخراجات کا تقریباً نصف حصّہ ان شعبوں میں لگایا جائے گا۔ اگر بجلی کو بھی صنعتی ترقّی کے حلقہ میں لے لیا جائے تو یہ خرچ کل رقم کا تقریباً ۵۰ فی صدی بیٹھتا ہے۔ واضح الفاظ میں تو یوں سمجھئے کہ کان کنی اور صنعتوں کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے تقریباً ۴۰۰ فی صدی۔ زراعت اور اجتماعی ترقی کا خرچ کوئی ۱۲ فی صدی ہے۔ جب کہ پہلے پلان میں یہ خرچ ۱۵ فی صدی تھا۔ سماجی خدمات کے لئے مقرر کردہ وسائل بھی پہلے پلان کے مقابلے میں کچھ کم ہیں۔

ریاستی پلان۔

توسیع و ترقی کے اخراجات کی کل رقم یعنی ۴۸۰۰ کروڑ روپے میں ۲۲۴۱ کروڑ روپے ریاستوں کے پروگراموں کے لئے ہے۔ ہر ایک ریاستی پلان کا خرچ درجِ ذیل ہے۔

پلان پر ریاستوں کے اخراجات

(روپیہ کروڑوں میں)

	پہلا پلان	دوسرا پلان
آندھرا	۷۵٫۹	۱۱۹٫۰
آسام	۲۰٫۱	۵۷٫۹
بہار	۱۰۴٫۳	۱۹۲٫۲
بمبئی	۱۸۹٫۳	۲۶۶٫۲
مدھیہ پردیش	۵۷٫۵	۱۲۳٫۷
مدراس	۹۷٫۰	۱۷۳٫۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اڑیسہ	۸۵٫۲	۱۰۰٫۰
پنجاب	۱۲۴٫۰	۱۲۶٫۳
اترپردیش	۱۶۵٫۹	۲۵۳٫۱
مغربی بنگال	۱۵۱٫۹	۱۵۳٫۷
پارٹ اے ریاستوں کی میزان	۱۰۷۱٫۲	۱۵۶۷٫۲
حیدرآباد	۵۷٫۰	۱۰۰٫۲
مدھیہ بھارت	۳۶٫۱	۶۷٫۳
میسور	۵۳٫۲	۸۰٫۶
پیپسو	۳۹٫۲	۳۶٫۳
راجستھان	۶۲٫۸	۹۷٫۴
سوراشٹر	۲۹٫۸	۴۷٫۰
ٹراونکور کوچین	۳۵٫۴	۷۲٫۰
جموں اور کشمیر	۱۳٫۲	۳۳٫۹
پارٹ بی ریاستوں کی میزان	۳۲۶٫۷	۵۳۵٫۴
اجمیر	۳٫۶	۷٫۹
بھوپال	۹٫۳	۱۴٫۳
کورگ	۲٫۰	۳٫۸
دہلی	۱۰٫۵	۱۷٫۰
ہماچل پردیش	۷٫۵	۱۴٫۷
کچھ	۴٫۸	۷٫۹

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منی پور	۲٫۲	۶٫۲
تریپورہ	۳٫۰	۸٫۵
وندھیہ پردیش	۹٫۴	۲۴٫۹
پارٹ سی ریاستوں کی میزان	۵۲٫۲	۱۰۵٫۲
جزائر انڈومان ونکوبار	۱٫۵	۵٫۹
شمال مشرقی سرحدی ایجنسی	۴٫۴	۹٫۵
پانڈیچری	۰٫۸	۴٫۴
میزان	۶٫۷	۲۰٫۳
دامودر ویلی کارپوریشن میں مرکز کا حصہ	—	۱۲٫۲
قومی توسیعی خدمت اور اجتماعی منصوبے		لہ ۰٫۷
کل میزان	۱۴۵۶٫۸	۲۲۴۰٫۹

دوسرے پلان کے سرکاری حلقے میں مجوزہ کل خرچ یعنی ۴۸۰۰ کروڑ روپے میں سے اندازاً ۱۰۰۰ کروڑ روپیہ رواں اخراجات کے لئے ہے اور ۳۸۰۰ کروڑ روپیہ نفع بخش کاموں میں

لہ یہ روپیہ ۱۸۷ کروڑ روپے کی اس رقم کے علاوہ ہے جو پلان کے تحت الگ الگ ریاستوں کے معینہ حصے میں شامل ہے۔ قومی توسیع اور اجتماعی منصوبے کے لئے پلان میں ۲۰۰ کروڑ روپیہ مخصوص کیا گیا ہے۔ جس میں سے ۱۲ کروڑ روپیہ مرکز کی طرف دکھایا گیا ہے۔ اس مد میں مختلف ریاستوں کے لئے عارضی تقسیم ریاستی پلانوں کے خاکے تیار کرتے وقت کی گئی تھی۔ پروگراموں کی بعض تفصیلات طے ہو جانے پر ان رقموں پر نظر ثانی کی جائے گی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لگانے کے لئے جس سے پیداواری سرمایہ تیار ہوگا۔ بڑی بڑی مدوں کے تحت دونوں قسم کے اخراجات کا موٹا موٹا حساب اس نقشہ میں دیا گیا ہے:

(روپے کروڑوں میں)

۱	نفع بخش کاموں پر خرچ ۲	رواں اخراجات ۳	کل خرچ ۴
۱۔ زراعت اور اجتماعی توسیع و ترقی	۳۳۸	۲۳۰	۵۶۸
ا۔ زراعت	۱۸۱	۱۶۰	۳۴۱
ب۔ قومی توسیع و اجتماعی ترقی[1]	۱۵۷	۷۰	۲۲۷
۲۔ آبپاشی اور بجلی	۸۶۳	۵۰	۹۱۳
ا۔ آبپاشی اور سیلاب کی روک تھام	۴۵۶	۳۰	۴۸۶
ب۔ بجلی	۴۰۷	۲۰	۴۲۷
۳۔ صنعتیں اور کان کنی	۷۹۰	۱۰۰	۸۹۰
ا۔ بڑی اور درمیانہ درجے کی صنعتیں و کان کنی	۶۷۰	۲۰	۶۹۰
ب۔ دیہی اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں	۱۲۰	۸۰	۲۰۰
۴۔ نقل و حمل اور رسل و رسائل	۱۳۳۵	۵۰	۱۳۸۵
۵۔ سماجی خدمات	۴۵۵	۴۹۰	۹۴۵
۶۔ متفرقات	۱۹	۸۰	۹۹
میزان	۳۸	۱۰۰۰	۴۸۰۰

[1] اس میں دیہاتی پنچایتوں اور مقامی توسیع و ترقی کے کاموں کے پروگرام شامل ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نجی حلقہ

سرکاری حلقے میں نفع بخش کاموں کے اخراجات کے پروگرام کا اندازہ نجی حلقے میں ان اخراجات کے پروگرام کے پیش نظر کرنا چاہیئے جس کی تخمینی تفصیل درج ذیل ہے:

	(روپے کروڑوں میں)
۱- منظم صنعتیں اور کان کنی	۵۷۵
۲- فصل، باغات، بجلی کا کاروبار اور ریلوے کے سوا دیگر ذرائع نقل و حمل	۱۲۵
۳- تعمیرات	۱۰۰۰
۴- زراعت نیز دیہاتی اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں	۳۰۰
۵- ذخیرے	۴۰۰
میزان	۲۴۰۰

دوسرے پلان کے دوران سرکاری اور نجی دونوں حلقوں میں اقتصادیات میں سرمایے کا اندازہ تقریباً ۶۲۰۰ کروڑ روپیہ ہے۔ پہلے پلان میں سرکاری اور نجی دونوں حلقوں میں سرمایے کا تناسب تقریباً مساوی تھا۔ مگر دوسرے پلان میں یہ تناسب رہے گا ۳۹ : ۶۱

پیداوار اور توسیع و ترقی کے نشانے

سرکاری اور نجی دونوں حلقوں کے مجوزہ اخراجات سے دوسرے پلان کے دوران پیداوار اور توسیع و ترقی کے بڑے بڑے نشانوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پیداوار اور توسیع و ترقی کے بڑے بڑے نشانے

حلقہ اور مد	یونٹ	۵۱-۵۰	۵۶-۵۵	۶۱-۶۰	۶۱-۶۰ میں ۵۶-۵۵ سے فیصد اضافہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶

۱- زراعت اور اجتماعی توسیع و ترقی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۔ اناج	دس لاکھ ٹنوں میں	۵۴٫۰ [۱]	۶۵٫۰	۷۵٫۰	۱۵
۲۔ کپاس	دس لاکھ گانٹھوں میں	۲٫۹	۴٫۲	۵٫۵	۳۱
۳۔ گنے کا کچا گڑ	دس لاکھ ٹنوں میں	۵٫۶	۵٫۸	۷٫۱	۲۲
۴۔ تیلوں کے بیج	دس لاکھ ٹنوں میں	۵٫۱	۵٫۵	۷٫۰	۲۷
۵۔ پٹ سن	دس لاکھ گانٹھوں میں	۳٫۳	۴٫۰	۵٫۰	۲۵
۶۔ چائے	دس لاکھ پونڈوں میں	۶۱۳	۶۴۴	۷۰۰	۹
۷۔ قومی توسیعی بلاک	تعداد	صفر	۵۰۰	۳۸۰۰	۶۶۰
۸۔ اجتماعی ترقی کے بلاک	تعداد	صفر	۶۲۲	۱۱۲۰	۸۰
۹۔ قومی توسیع اور اجتماعی ترقی سے مستفید ہونے والی آبادی	(تعداد دس لاکھ میں)	صفر	۸۰	۳۲۵	۳۰۶
۱۰۔ دیہی پنچایتوں کی تعداد	(ہزاروں میں)	۸۳	۱۱۸	۲۰۰	۷۰
۲۔ آب پاشی اور بجلی					
۱۔ زیر آبپاشی رقبہ	دس لاکھ ایکڑوں میں	۵۱	۶۷	۸۸	۳۱
۲۔ بجلی (نصب شدہ صلاحیت)	دس لاکھ کلوواٹ	۲٫۳	۳٫۴	۶٫۹	۱۰۳
۳۔ معدنیات					
۱۔ کچا لوہا	دس لاکھ ٹنوں میں	۳٫۰	۴٫۳ [۲]	۱۲٫۵	۱۹۱
۲۔ کوئلہ	دس لاکھ ٹنوں میں	۳۲٫۳ [۳]	۳۸٫۰ [۳]	۶۰٫۰ [۳]	۵۸

[۱] ۵۰-۱۹۴۹ء سے متعلق ہے۔ [۲] تقویمی سال ۱۹۵۴ء سے متعلق۔ [۳] اعداد و شمار تقویمی سالوں کے مطابق ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۴. وسیع پیمانے کی صنعتیں					
۱- تیار فولاد	دس لاکھ ٹنوں میں	۱.۷۱	۱.۶۲	۳.۶۴	۲.۳۱
۲- کارخانوں کو فروخت کرنے کے لئے لوہے کے ٹکڑے	دس لاکھ ٹنوں میں	-	۰.۳۸	۰.۷۵	۹۷
۳- المونیم	ہزار ٹنوں میں	۳.۷	۷.۵	۲۵.۷۰	۲۳۳
۴- بھٹی میں تپایا ہوا بھاری فولاد برائے فروخت	ہزار ٹنوں میں	صفر	صفر	۱۲	
۵- ڈھالا ہوا بھاری فولاد برائے فروخت	ہزار ٹنوں میں	صفر	صفر	۱۵	
۶- فولاد کا عمارتی سامان	ہزار ٹنوں میں	مہیا نہیں ہوئے	۱۸۰	۵۰۰	۱۷۸
۷- مشینی اوزار (گریڈوار)	قیمت لاکھ روپوں میں	۳۱.۰۸	۷۵	۲۰۰	۳۰۰
۸- سیمنٹ مشینری	"	مہیا نہیں ہوئے	۵۶	۲۰۰	۲۰۷
۹- شکر سازی کی مشینیں	"	"	۲۸	۲۵۰	۷۶۹
۱۰- کپڑا وغیرہ بننے کی مشینیں (روئی اور جوٹ)	"	"	۴۱۲	۱۹۵۰	۳۷۳
۱۱- کاغذ سازی کی مشینیں	"	برائے نام	برائے نام	۴۰۰	۰۰
۱۲- بجلی سے چلنے والے پمپ	تعداد ہزاروں میں	۳۴	۴۰	۸۶	۱۱۵
۱۳- ڈیزل انجن	ہزار ہارس پاور	مہیا نہیں ہوئے	۱۰۰	۲۰۵	۱۰۵
۱۴- موٹر کاریں بسیں وغیرہ	تعداد	۱۶۵۰۰	۲۵۰۰۰	۵۷۰۰۰	۱۲۸

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۵- ریلوے انجن	تعداد	۳	۱۷۵	۴۰۰	۱۲۹
۱۶- ٹریکٹر					
(۲۰-۳۰-۲۰ ڈی بی ایچ پی)	تعداد	..	--	۳۰۰۰	..
۱۷- سیمنٹ	دس لاکھ ٹنوں میں	۲۶۷	۴۶۳	۱۳	۲۰۲
۱۸- کیمیاوی کھاد					
ا- نائٹروجن سے بنی ہوئی					
(امونیم سلفیٹ)	ہزار ٹنوں میں	۴۶	۳۸۰	۱۴۵۰	۲۸۲
ب- فاسفیٹ سے بنی ہوئی					
(سپر فاسفیٹ)	"	۵۵	۱۲۰	۷۲۰	۵۰۰
۱۹- گندھک کا تیزاب	ہزار ٹنوں میں	۹۹	۱۰۰	۴۷۰	۱۷۶
۲۰- سوڈا ایش	"	۴۵	۸۰	۲۳۰	۱۸۸
۲۱- کاسٹک سوڈا	"	۱۱	۳۶	۱۳۵	۲۷۵
۲۲- پٹرولیم کی صفائی					
کے کارخانوں میں صاف شدہ تیل	دس لاکھ ٹنوں میں	-	۳۶۶	۴۶۳	۱۹
۲۳- بجلی کے ٹرانسفارمر					
(۳۳ کے وی اور اس سے کم)	ہزار کے وی	۱۷۹	۵۴۰	۱۳۶۰	۱۵۱
۲۴- بجلی کے تار					
(اے سی ایس آر کنڈکٹر)	ٹنوں میں	۱۴۲۰	۹۰۰۰	۱۸۰۰۰	۱۰۰
۲۵- بجلی کے موٹر	ہزار ہارس پاور	۹۹	۲۴۰	۶۰۰	۱۵۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۲۶۔ سوتی کپڑا	دس لاکھ گزوں میں	۴۶۱۸	۶۸۵۰	۸۵۰۰	۲۴
۲۷۔ شکر	دس لاکھ ٹنوں میں	۱۶۱	۱۶۷	۲۷۳	۳۵
۲۸۔ کاغذ اور گتا	ہزار ٹنوں میں	۱۱۴	۲۰۰	۳۵۰	۷۵
۲۹۔ بائیسکل					
(صرف منظم حلقہ میں)	تعداد ہزاروں میں	۱۰۱	۵۵۰	۱۰۰۰	۸۲
۳۰۔ سلائی کی مشین					
(صرف منظم حلقہ میں)	" "	۳۳	۱۱۰	۲۲۰	۱۰۰
۳۱۔ بجلی کے پنکھے	" "	۱۹۴	۲۷۵	۶۰۰	۱۱۸
۵۔ نقل و حمل اور رسل و رسائل					
ا۔ ریلوے					
۱۔ مسافر گاڑیوں کی مسافت	دس لاکھ میلوں میں	۹۵	۱۰۸	۱۲۴	۱۵
۲۔ مال برداری	دس لاکھ ٹنوں میں	۹۱	۱۲۰	۱۸۱	۵۱
ب۔ سڑکیں					
۱۔ قومی شاہراہیں	ہزار میلوں میں	۱۲۶۳	۱۲۶۹	۱۳۶۸	۷
۲۔ پکی سڑکیں	" "	۹۶۷۰	۱۰۶۶۰	۱۲۵۶۰	۱۷
ج۔ جہازرانی					
۱۔ ساحلی اور قریبی[ئے]	لاکھ جی آر ٹی	۲۲۲	۳۶۲	۴۶۳	۳۴
۲۔ سمندر پار[ئے]	" "	۱۶۷	۲۶۸	۴۶۷	۶۸

ئے اس میں ٹینکر بھی شامل ہیں [illegible] سفر نہیں کرتے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵	۶
د۔ بندرگاہیں					
۱۔ مال اتارنے چڑھانے کی صلاحیت	دس لاکھ ٹنوں میں	۲۰	۲۵	۳۲۶۵	۳۰
۵۔ ڈاک اور تار					
۱۔ ڈاک خانے	تعداد ہزاروں میں	۳۶	۵۵	۷۵	۳۶
۲۔ تار گھر	"	۳۶۶	۴۶۹	۶۲۳	۲۸
۳۔ ٹیلیفون	"	۱۶۸	۲۷۰	۴۵۰	۶۷
۶۔ تعلیم					
۱ اسکول جانے والے بچوں کی تعداد مختلف عمروں کے گروپوں کے فی صدی کے حساب سے					
ا۔ پرائمری درجہ	۶ سے ۱۱ سال کی عمر کا گروپ	۴۲۶۰	۵۱۶۰	۶۳۶۰	
ب۔ مڈل درجہ	۱۱ سے ۱۴ سال کی عمر کا گروپ	۱۴۶۰	۱۹۶۰	۲۲۶۵	
ج۔ ہائر سیکنڈری اسکول	۱۴ سے ۱۷ سال کی عمر کا گروپ	۶۶۴	۹۶۴	۱۲۶۰	
۲۔ ابتدائی بیسک اسکول	لاکھوں میں	۲۶۲۳	۲۶۹۳	۳۶۵۰	۱۹
۳۔ پرائمری / مڈل اسکولوں میں معلموں کی تعداد	لاکھوں میں	۷۰۴	۱۰۶۳	۴۵ب	۳۰
۴۔ معلموں کے تربیتی ادارے	تعداد	۸۱۶۵	۱۱۳۶	۱۴۱۲	۲۴
۵۔ معلموں کے تربیتی اداروں میں طلباء	تعداد ہزاروں میں	۷۵۶۶	۱۰۳۰۵	۱۳۴۶۲	۳۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۷۔ صحت					
۱۔ طبی ادارے	تعداد ہزاروں میں	۸.۶۶	۱۰	۱۲۶۶	۲۶
۲۔ ہسپتالوں میں بستر	〃 〃	۱۱۳	۱۲۵	۱۵۵	۲۴
۳۔ ڈاکٹر	〃 〃	۵۹	۷۰	۸۲۷۵	۱۸
۴۔ نرسیں	〃 〃	۱۷	۲۲	۳۱	۴۱
۵۔ مڈوائف	〃 〃	۱۸	۲۶	۳۲	۲۳
۶۔ نرس دائیاں اور دیہی دائیاں	〃 〃	۴	۶	۴۱	۵۸۳
۷۔ ہیلتھ اسسٹنٹ اور سینیٹری انسپکٹر	〃 〃	۳۷۵	۴	۷	۷۵

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پلان میں بنیادی صنعتوں کے بارے میں ایک نمایاں پیش قدمی کا بندوبست کیا گیا ہے۔ چنانچہ فولاد کے تین کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ جن میں سے ہر ایک کی پیداوار کی صلاحیت دس لاکھ ٹن ڈلے ہوگی اور اس کام کی ابتدا بڑی بھٹیوں اور ڈھلائی گھروں کے قیام سے کی جائیگی۔ کیمیاوی کھاد بنانے کے لئے تین نئے کارخانے کھولے جائیں گے اور سندری کے کیمیاوی کھاد کے کارخانے کی توسیع کی جائے گی۔ سیمنٹ کی پیداوار ۴۳ لاکھ ٹن کی موجودہ مقدار سے بڑھ کر ایک کروڑ تیس لاکھ ٹن اور کوئلہ کی پیداوار تین کروڑ اسی لاکھ ٹن سے بڑھ کر چھ کروڑ ٹن ہو جائے گی۔ فی الحال ۱۷۵ ریلوے انجن ہر سال تیار ہوتے ہیں۔ دوسرے پلان کی مدت کے خاتمہ تک یہ تعداد ۴۰۰ کر دی جائے گی۔ زراعتی پیداوار میں اضافے کا نشانہ فی الحال ۱۸ فی صدی ہے۔ اس میں مزید اضافہ کے بہترین طریقے کے بارے میں متعلقہ حکام سے مشورہ کیا جا رہا ہے امید ہے کہ زراعتی پیداوار میں اضافہ کے لئے دو کروڑ دس لاکھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایکڑ مزید اراضی کی آب پاشی کا انتظام کیا جائے گا۔ بجلی کی نصب شدہ صلاحیت ۳۴ لاکھ کلو واٹ سے بڑھ کر ۶۹ لاکھ کلو واٹ ہو جانے کی توقع ہے۔ سماجی خدمات کی توسیع اور ترقی پر برابر توجہ دی جاتی رہے گی۔ دوسرے پلان کے اختتام تک ۶ سے ۱۱ سال کی عمر تک کے ۶۳ فی صدی اور ۱۱ سے ۱۴ سال تک کے ۲۲،۵ فی صدی بچوں کے لئے تعلیم کی سہولتیں مہیا ہو جائیں گی۔ طبی سہولتوں کی توسیع کی غرض سے ڈاکٹروں، نرسوں وغیرہ کی فراہمی میں نمایاں اضافہ ہو جائے گا۔ توقع ہے کہ دوسرے پلان کے دوران میں حکومت کی طرف سے تقریباً تیرہ لاکھ رہائشی یونٹ تعمیر کئے جائیں گے۔

معاشیات کا ڈھانچہ

امید ہے کہ دوسرے پلان کی مدت کے خاتمہ پر ہندوستانی معاشیات کو قومی آمدنی کے معاملہ میں مندرجہ ذیل تبدیلیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔

صنعتی بنیاد پر قومی پیداوار

(روپے کروڑوں میں۔ سن ۵۳-۱۹۵۲ کی قیمتوں کی بنا پر)

	۵۱-۱۹۵۰	۵۶-۱۹۵۵	۶۱-۱۹۶۰	فی صد اضافہ	
				۵۶-۱۹۵۱	۶۱-۱۹۵۶
۱۔ زراعت اور ملحقہ مشاغل	۴۴۵۰	۵۲۳۰	۶۱۷۰	۱۸	۱۸
۲۔ کان کنی	۸۰	۹۵	۱۵۰	۱۹	۵۸
۳۔ کارخانے	۵۹۰	۸۴۰	۱۳۸۰	۴۳	۶۴
۴۔ تجارت، نقل و حمل اور رسل و رسائل	۱۶۵۰	۱۸۷۵	۲۳۰۰	۱۴	۲۳
۵۔ چھوٹے پیمانے کے کاروبار	۷۴۰	۸۴۰	۱۰۸۵	۱۴	۳۰
۶۔ تعمیرات	۱۸۰	۲۲۰	۲۹۵	۲۲	۳۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

	۱۹۵۰-۵۱	۱۹۵۵-۵۶	۱۹۶۰-۶۱	فی صد اضافہ ۱۹۵۱-۵۶	فی صد اضافہ ۱۹۵۶-۶۱
۷۔ پیشے اور ملازمتیں بشمول سرکاری نظم و نسق	۱۴۲۰	۱۷۰۰	۲۱۰۰	۲۰	۲۳
۸۔ کُل قومی پیداوار	۹۱۱۰	۱۰۸۰۰	۱۳۴۸۰	۱۸	۲۵
۹۔ فی کس آمدنی (روپے)	۲۵۳	۲۸۱	۳۳۱	۱۱	۱۸

اس نقشے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ پانچ سال کے اندر قومی آمدنی میں تقریباً ۲۵ فی صدی اضافے کی توقع ہے۔ اس کے مقابلے میں اخراجاتِ صرف میں اوسطاً صرف ۲۱ فیصدی اضافہ ہوگا۔ کیوں کہ ملکی پیداوار کی ایک زیادہ بڑی مقدار کو بچا کر رکھنے اور منافع بخش کاموں میں لگانے کی ضرورت ہوگی۔

مالی ذرائع

دوسرے پلان کے سرکاری حلقے کے اخراجات کے لئے مالیہ فراہم کرنے کی اسکیم درج ذیل ہے۔

	(روپے کروڑوں میں)
۱۔ ملکی وسائل	
رواں آمدنیوں میں سے پس انداز ہونے والی رقمیں۔	۸۰۰
(الف) ٹیکس کی موجودہ شرحوں پر	۳۵۰
(ب) مزید ٹیکسوں سے	۴۵۰
۲۔ عام قرضے سے حاصل ہونے والی رقمیں	۱۲۰۰
(الف) بازار سے حاصل کردہ قرضے۔	۷۰۰
(ب) چھوٹی بچتوں سے	۵۰۰
۳۔ بجٹ کے دیگر وسائل سے حاصل کردہ رقمیں	۴۰۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

	(روپے کروڑوں میں)
(الف) ترقیاتی پروگرام میں ریلوے کا حصہ	۱۵۰
(ب) پراویڈنٹ فنڈ اور دیگر پونجی کی مدوں سے	۲۵۰
۲- باہر سے حاصل کردہ وسائل	۸۰۰
۳- خسارے کی مالیہ کاری سے	۱۲۰۰
۴- کمی جو ملکی وسائل کو بڑھانے کی مزید تدابیر سے پوری کرنی ہوگی۔	۴۰۰
کل	۴۸۰۰

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پلان کے مجوزہ اخراجات کا تقریباً نصف حصہ ملکی وسائل مثلاً ٹیکس، قرضہ اور بچت کے دیگر ذرائع سے پورا کرنے کی تجویز ہے۔ بقیہ حصے میں سے پچاس فی صدی تو خسارے کی مالیہ کاری سے پورا کیا جائے گا اور ۳۳ فیصدی متوقع بیرونی امداد کے ذریعے سے۔

رواں اخراجات

سرکاری حلقے میں پانچ سال کی مدت میں ۴۸۰۰ کروڑ روپے کا جو خرچ رکھا گیا ہے۔ اس میں سے تقریباً ۱۰۰۰ کروڑ روپیہ رواں اخراجات کے لئے ہے۔ یہ رقم تعلیم، صحت، سائنسی تحقیقات، قومی توسیع اور اسی طرح کی دوسری مدوں میں خرچ ہوگی۔ امید ہے کہ پلان کے لئے مرکزی اور ریاستی حکومتیں اپنی رواں آمدنیوں میں سے ۹۵۰ کروڑ روپیہ فراہم کریں گی۔ (۳۵۰ کروڑ روپیہ ۵۶-۱۹۵۵ء کی شرح ٹیکس سے، ۴۵۰ کروڑ روپیہ مزید ٹیکسوں سے اور ۱۵۰ کروڑ روپیہ ریلوے سے) اس کی توقع ہے کہ ۵۰ کروڑ روپیہ کی باقی کمی ٹیکسوں اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرکاری کاروبار کے منافعوں سے پوری کر دی جائے گی۔ ۳۸۰۰ کروڑ روپیہ کی مالیہ کاری میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی زرداں آمدنیوں کا حصہ لگ بھگ ۳۵۰، کروڑ روپیہ آتا ہے۔

عوامی بچت

سرکاری اور نجی دونوں حلقوں کو ملا کر دوسرے پلان کے دوران اقتصادیات میں مالیہ کاری کی رقم ۶۲۰۰ کروڑ روپیہ آتی ہے (سرکاری حلقے میں ۳۸۰۰ کروڑ روپیہ اور نجی حلقے میں ۲۴۰۰ کروڑ روپے) پلان کے دوران واجب الادا ٹیکسوں کا خسارہ پورا کرنے کے لئے اس رقم میں سے ۱۱۰۰ کروڑ روپیہ کی ملک کو ضرورت ہو گی۔ اس کی وجہ سے ۱۱۰ کروڑ روپے کی کمی رہ جاتی ہے جو گھریلو بچتوں سے پوری کی جائے گی۔ بہر حال نجی بچتوں کے ذریعے ہی اس کمی کو پورا کرنا ہوگا۔ نئے اقبال سماج کی بچت کی در کوئی ۷ فیصدی ہے۔ دوسرے پلان کی مدت کے خاتمے تک اس در کو بڑھا کر کوئی ۱۰ فیصدی تک پہنچانا پڑے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دوسرے پلان کے دوران قومی آمدنی میں ۲۵ فی صدی اضافہ ہوگا تو زائد آمدنی کا تقریباً ۲۰ سے لے کر ۲۵ فی صدی تک حصہ سرمایے کی ضرورتوں کے لئے وقف کرنا ہوگا۔ یہ مقصد حاصل کرنا کوئی آسان نہیں کیونکہ زائد آمدنی کی ایک بڑی فیصد مقدار نسبتاً کم آمدنی کی سطح پر حاصل ہوگی۔ اس وجہ سے پلاننگ کمیشن نے مشورہ دیا ہے کہ دوسرے پلان کے عرصے میں ترغیب ٹیکسوں کی ترجیحی شرح اور مناسب کنٹرول کے ذریعہ غیر ضروری چیزوں کے استعمال پر روک لگائی جائے۔

غیر ملکی زرمبادلہ کے وسائل

سرمایہ کاری کے لئے روپیہ کی بنیادی ضروریات اور بنیادی صنعتوں کی ترقی کی طرف خاص توجہ کی وجہ سے دوسرے پلان کا بھاری دباؤ غیر ملکی زرمبادلہ کے وسائل پر رہے گا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرکاری اور نجی حلقوں میں ترقیاتی پروگرام کے تحت مشینوں، بار بردار گاڑیوں وغیرہ لوہا اور فولاد اور دوسرے دھاتوں کی درآمد پر اندازاً ۲۱۵۰ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔ پانچ سال کی مدت میں واجب الادا ٹیکسوں کا کل خسارہ کوئی ۱۱۰۰ کروڑ روپیہ آتا ہے۔ تجویز ہے کہ جمع شدہ اسٹرلنگ پونجی میں سے ۲۰۰ کروڑ روپیہ نکال کر اس خسارے کو پورا کیا جائے۔ نجی سرمایے سے مزید ۱۰۰ کروڑ روپے کی رقم حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ۸۰۰ کروڑ روپے کی بیرونی امداد کی ضرورت ہوگی۔ آخری مد سے متعلق ۹۴ کروڑ روپے کی منظور شدہ باقی رقم موجود ہے۔ بھلائی اور درگاپور کے فولاد کے کارخانوں کے لیے ۷۶ کروڑ روپے کا قرضہ حاصل کر لیا گیا ہے۔ اس کے بعد صرف ۶۳۰ کروڑ روپے کی رقم رہ جاتی ہے جس کا انتظام کرنا ہوگا ::

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چوتھا باب

پلان میں روزگار کے پہلو

اب یہ بات عام طور سے تسلیم کی جاتی ہے کہ بے روزگاری کا مسئلہ بنیادی طور پر توسیع و ترقی کے بڑے مسئلے کا ہی ایک دوسرا پہلو ہے۔ اس مسئلے کا حل قومی وسائل کی ہمہ گیر ترقی پر ہی منحصر ہے۔

بے روزگاری کا مسئلہ۔

ہمارے ملک میں اس مسئلے کی تین صورتیں ہیں۔ اول تو دیہاتی اور شہری علاقوں کے وہ لوگ جو اس وقت بے کار ہیں۔ دوسرے ملک کی محنت کش آبادی میں ہر سال تقریباً ۲۰ لاکھ کا اضافہ ہوتا ہے اور تیسرے دیہاتی اور شہری علاقوں میں زرعی اور گھریلو پیشوں میں کام کرنے والے وہ لوگ ہیں جنھیں پوری طرح روزگار حاصل نہیں۔

روزگار کے امکانات۔

مندرجہ ذیل نقشے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے پلان کی مدت میں بے روزگاری کا مسئلہ حل کرنے کے لئے روزگار کے جو مواقع فراہم کرنے ہوں گے ان کی تعداد کیا ہو سکتی ہے۔

(تعداد لاکھوں میں)

	شہری علاقوں میں	دیہاتی علاقوں میں	کل
محنت کش طبقے میں داخل ہونے والے نئے لوگوں کے لئے	۳۸	۶۲	۱۰۰
پچھلے بے روزگار لوگوں کے لئے	۲۵	۲۸	۵۳
	۶۳	۹۰	۱۵۳

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیہاتی اور شہری دونوں علاقوں میں بے روزگار لوگوں کی کل تعداد جس کے لیے دوسرے پلان کے خاتمے تک پورے وقت کا روزگار مہیا کرنا ہوگا - تقریباً ۱.۵ کروڑ ہے - اس گنتی میں روزگار کے ۲۰ لاکھ مواقع تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے بھی شامل ہیں - جس میں سے ۵۳ء۰ لاکھ مواقع تو موجودہ بے روزگاروں کے لئے ہیں اور پانچ سال کی مدت میں مزید ۱۰۰ لاکھ کا اضافہ ہو جانے کی توقع ہے۔

مسئلے کا حل۔

دوسرے پنچ سالہ پلان میں اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کیا تجویز رکھی گئی ہے ؟

بُنیادی طور پر اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے بنیادی طور پر اس طرح کام کرنا ہوگا : سرکاری حلقے میں بنیادی صنعتوں میں زیادہ سرمایہ لگایا جائے گا اور صحت تعلیم، تحقیقات، سماجی بہبود، سماجی سلامتی وغیرہ کے ترقیاتی کاموں میں بھی زیادہ خرچ کیا جائے گا - ان سب کاموں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے - لوگوں کی قوت خرید اور عام ضرورت کی چیزوں کی مانگ بڑھ جائے گی - عام ضرورت کی چیزوں کی مانگ خاص کر گھریلو صنعتوں کی پیداوار سے پوری کی جائے گی جن میں مزدوروں کی زیادہ کھپت ہو سکتی ہے اور فی مزدور نسبتاً کم خرچ ہوتا ہے - حکومت قرضے، مال فروخت کرنے کی سہولتیں، ٹیکنیکل رہنمائی، کم خرچ پر بجلی کی بہم رسانی اور دیگر ذرائع سے اس قسم کے کاروبار کی مدد کرے گی - حکومت ان کو امدادِ باہمی کے اصول پر منظم کرنے میں بھی امداد دے گی -

روزگار کے نئے مواقع

سرکاری اور نجی دونوں حلقوں میں پورے وقت کے لئے روزگار کے جو نئے مواقع پیدا ہونے کا امکان ہے ان کی تقسیم حسب ذیل ہے

دوسرے پلان میں روزگار کے مواقع

(تعداد لاکھوں میں)

۱- تعمیرات سے	۲۱.۰۰
۲- آبپاشی اور بجلی کی اسکیموں سے	۰.۶۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(تعداد لاکھوں میں)

۳۔ ریلوے سے	۲٫۵۳
۴۔ نقل وحمل اور رسل ورسائل کے دیگر ذرائع سے	۱٫۸۰
۵۔ صنعت اور معدنیات سے	۷٫۵۰
۶۔ گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں سے	۴٫۵۰
۷۔ جنگلات، ماہی گیری، قومی توسیعی سروس اور متعلقہ اسکیموں سے	۴٫۱۳
۸۔ تعلیمات سے	۳٫۱۰
۹۔ صحت کی سروسوں سے	۱٫۱۶
۱۰۔ دیگر سماجی سروسوں سے	۱٫۴۲
۱۱۔ سرکاری ملازمتوں سے	۴٫۳۴
۱۲۔ دیگر اضافے جن میں تجارت و صنعت سے پیدا ہونے والے روزگار بھی شامل ہیں جو کل کا ۵۲ فیصدی ہیں	۲۷٫۰۴
کل میزان	۷۹٫۰۳

(یعنی موٹے طور پر ۸۰ لاکھ سمجھنا چاہیئے)

اُمید ہے کہ زراعت کے علاوہ دیگر کاموں میں روزگار کے کل تقریباً ۸۰ لاکھ مواقع پیدا ہوں گے۔ اس کے علاوہ زمینوں کے قابلِ کاشت بنائے جانے سے آبپاشی کی سہولتوں اور باغبانی وغیرہ کی بدولت کوئی ۱۶ لاکھ لوگوں کو کل وقتی روزگار مل جائے گا۔ آبپاشی کی سہولتوں سے ان لوگوں کو بھی زیادہ کام ملے گا جو کھیتی باڑی میں تھوڑے وقت کام کرتے ہیں۔ دیہی اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے لئے جو ترقیاتی پروگرام رکھے گئے ہیں ان سے بھی زیادہ روزگار فراہم ہوگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعلیم یافتہ لوگوں میں بے روزگاری

تعلیم یافتہ بے روزگار لوگوں کے معاملے میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے موجودہ پروگراموں اور برسرِکار لوگوں کے سبکدوش (ریٹائر) ہونے سے تقریباً ۱ء۴۶ لاکھ لوگوں کو نئی جگہیں مل جائیں گی۔ اس مسئلے کا مطالعہ کرنے کے لئے جو اسٹڈی گروپ (مطالعہ کرنے والی جماعت) مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے سفارش کی ہے کہ ۲ء۴۶ لاکھ مزید اشخاص کو روزگار دلانے کے لئے ۱۴۰ کروڑ روپیہ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے قیام، کوآپریٹو طریقے پر نقل و حمل کی ترقی اور مختلف فنوں اور ہنروں کی تربیت اور کام کے کیمپوں کی تنظیم میں لگانا چاہیئے۔ ۱۹۵۶-۵۷ء میں رہنمایانہ طور پر اس بات کا اندازہ لگانے کا کام شروع کر دیا جائے گا کہ تعلیم یافتہ لوگ کس حد تک مخصوص پروگراموں کے تحت مواقع سے فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ نظامِ تعلیم میں اصلاح ٹیکنیکل تربیت، اسکولوں اور کالجوں میں پیشوں سے متعلق رہنمائی وغیرہ جیسی طویل مدت کارروائیوں کی بھی سفارش کی گئی ہے۔

پلان میں پچھڑے ہوئے علاقوں میں بے روزگاری کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے خاص کارروائیوں پر زور دیا گیا ہے۔

بقیہ کام

جو کچھ اوپر بتایا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وسائل کی تنظیم اور دوسرے پلان کے مجوزہ ذرائع سے مکمل فائدہ اُٹھانے کے سلسلے میں حکومت کی پوری کوششوں کے باوجود بے روزگاری اور کم روزگاری کے مسئلے پر ان چیزوں کا اتنا زیادہ اثر نہیں ہوگا جتنا ہونا چاہیئے۔ چوں کہ اقتصادیات میں زیادہ سرمایہ لگائے جانے کا امکان نہیں ہے۔ اس لئے اُس مسئلے کے حل کے لئے اور پلانوں کی ضرورت ہوگی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پانچواں باب

انتظامی کام اور تنظیم

دوسرے پنچ سالہ پلان پر عمل درآمد ہونے کے ساتھ ساتھ پالیسی کے معاملات کی بجائے انتظامی اور مالی مسائل پر زیادہ زور دیا جائے گا۔

انتظامی کام

دوسرے پلان کے دوران نظم و نسق کے خاص کام یہ ہیں :-

۱۔ نظم و نسق میں دیانتداری کو مستحکم کرنا۔

۲۔ انتظامی اور ٹیکنیکل کیڈروں کا قیام

۳۔ بڑے پیمانے پر تربیت کے درسگاہوں کی تنظیم اور موجودہ تربیتی وسائل کو مجتمع کرنا۔

۴۔ کام کرنے کے نئے رفتار، بہتر اور کفایت شعارانہ طریقے نکالنا، مؤثر نگرانی کا بندوبست کرنا۔ نظم و نسق میں ایمانداری کو مستحکم کرنا، مقررہ وقفوں میں نتیجوں کے لیے الگ جائزے کا انتظام کرنا۔

۵۔ زراعت، قومی توسیعی خدمت اور اجتماعی منصوبے اور دیہی اور چھوٹی صنعتوں کو ٹیکنیکل، مالی اور دیگر امداد بہم پہونچانا۔

۶۔ سرکاری کاموں کے لئے اچھے انتظامات کا اہتمام

۷۔ مقامی سماج کا عملی اقدام اور عوام کا اشتراک و تعاون حاصل کرنا تاکہ سرکاری اخراجات سے بڑے بڑے نتائج برآمد ہوں۔

۸۔ اقتصادیات کے تعاونی حلقے کو ٹیکنیکل اور انتظامی عملے کے ذریعے مدد دے کر مضبوط

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنا اور کوآپریٹیو، مالی و مارکیٹنگ اور دیگر ادارے قائم کرنا۔ انتظامی کاموں کے بارے میں یہ بیان کسی طرح بھی مفصل نہیں کہا جا سکتا۔ ان کاموں کے چلانے میں معاشی حلقوں میں پلان کے مقرر کردہ نشانوں اور مقاصد کے لحاظ سے پالیسی اور پروگراموں کے مابین کافی ربط رہنا چاہیئے۔

رشوت ستانی کے خلاف جنگ

رشوت ستانی سے ایسی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جن کو دور کرنا مشکل ہے اس سے نظم ونسق پر سے عوام کا اعتماد بھی اُٹھ جاتا ہے۔ چناں چہ اس بات پر بہت زور دیا گیا ہے کہ ہر قسم کی بددیانتی اور رشوت ستانی کے خلاف مسلسل جنگ کرنا چاہیئے خواہ وہ نظم ونسق میں ہو یا عوامی کاموں میں۔ اس خرابی کو جڑ سے اکھاڑنے کے طریقوں پر برابر نظر ثانی ہوتی رہنا چاہیئے۔ تمام ریاستوں اور خاص خاص سرکاری کاموں میں انتظامی نگرانی کے یونٹ قائم ہونے چاہئیں تاکہ وہ ان اسباب کو دور کر دیں جو رشوت ستانی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

کفایت اور اہلیت

دوسرے پلان کے دوران حکومت ہند کا ہر ایک محکمہ قومی تعمیری کاموں پر بڑی بڑی رقمیں خرچ کرے گا۔ اس لئے یہ دیکھنا بہت ضروری ہے کہ فضول خرچی نہ ہونے پائے اور ہر سطح پر کارکردگی اور اہلیت میں اضافہ ہو۔ ہر تنظیم میں لاگت کے کنٹرول اور اندرونی اہلیت کی جانچ کے لئے اچھا انتظام ہونا چاہیئے۔ پروجیکٹوں کی تکمیل میں خاص کر کفایت حاصل کرنے کے مقصد سے نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل نے حال ہی میں پلان کے پروجیکٹوں کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جس کے خاص فرائض یہ ہیں:

۱۔ مرکز اور ریاستوں دونوں میں اہم پراجیکٹوں کے شعبوں میں تحقیقات اور معائنہ کی تنظیم کرنا۔

۲۔ ایسے مطالعوں کا آغاز کرنا جن سے کفایت کے لئے مناسب نوعیتوں کی تنظیم، طریقے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معیار اور ٹیکنک کا اصول پیدا ہو۔ کچھ بھی ضائع نہ ہو۔ اور پراجیکٹوں پر خوبی کے ساتھ کام ہو۔

۳۔ ایسی مناسب مشینری کے قیام کو ترقی دینا جو الگ الگ پراجیکٹوں اور ان ایجنسیوں میں جو سکیموں کی ذمہ دار ہیں۔ حساب کی متواتر جانچ پڑتال کی صلاحیت پیدا کر دے۔

۴۔ پلان پراجیکٹس کمیٹی کو پیش کی گئی رپورٹوں کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانا اور مطالعہ اور تحقیقات سے حاصل شدہ نتائج کو شائع کرنا اور

۵۔ نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل کی طرف سے تجویز کردہ ایسے دوسرے کام انجام دینا جو دوسرے پنج سالہ پلان کی تکمیل میں کفایت اور ترقی کے موجب ہوں۔

انتظامی کیڈر

دوسرے پنج سالہ پلان کے دوران انتظامی عملے کو فلاحی ریاست کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے زیادہ بڑی ذمہ داریاں سنبھالنا پڑیں گی۔ اس لئے پلاننگ کمیشن نے موجودہ انتظامی کیڈروں کو مضبوط کرنے اور حسب ضرورت دیگر مستقل کیڈر بنانے کی سفارش کی ہے۔

ریاستوں میں ٹیکنیکل عملہ کی کمی کے پیش نظر یہ تجویز رکھی گئی ہے کہ ریاستی کیڈروں میں بھرتی کے علاوہ باہمی تعاون کی بنیاد پر آل انڈیا سروسز یا مشترکہ یا علاقائی کیڈروں کے ذریعے بھی ان کی ضرورتیں پوری کی جائیں۔ اس کے علاوہ سرکاری حلقہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک (INDUSTRIAL MANAGEMENT POOL) بنانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

ٹریننگ کا مسئلہ

پلاننگ کے معاملہ میں اس بات کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے کہ انسانی اور مادی وسائل سے اچھی طرح فائدہ اٹھایا جائے اور ان میں صحیح تعلق قائم رکھا جائے۔ ترقیاتی پروگرام پر عمل درآمد میں تاخیر سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر قسم کا ٹیکنیکل عملہ مہیا ہونا ہے۔ پہلے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پنج سالہ پلان کے دوران انجینیروں، مکینکوں اور آپریٹروں کی کمی محسوس کی گئی تھی۔ اس لئے دوسرے پلان میں ٹیکنیکل تعلیم کے لئے ۵۰ کروڑ روپے کی رقم رکھی جا رہی ہے۔ تجویز ہے کہ ۶۱-۱۹۶۰ تک ٹیکنیکل اداروں کی تعداد ۱۲۸ سے بڑھا کر ۱۵۵ کر دی جائے۔ اس عرصہ میں گریجویٹ انجینیروں اور ڈپلوما ہولڈروں کی تعداد ترتیب وار ۳۶۰۰ سے بڑھ کر ۴۹۰۰ اور ۴۵۰۰ سے بڑھ کر ۵۶۰۰ ہو جائے گی۔

اس کے علاوہ دستکاروں، مکینکوں، آپریٹروں اور جنگلات اور مچھلیاں پکڑنے کے کام اور باہمی دیہاتی اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں، صحت و صفائی، زراعت، قومی توسیع اور فلاح و بہبود کے پراجیکٹوں کے عملہ کی ٹریننگ کے لئے خاص ادارے کھولے جائیں گے۔

ظاہر ہے کہ اونچے درجے کے عملہ کے لئے ٹریننگ کی سہولتیں مہیا کرنے میں کافی روپیہ خرچ ہوگا اور وقت بھی لگے گا اسی خیال سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ موجودہ اداروں کی ترقی پہ ہی پہلے توجہ دینی چاہیئے اور ایسی ہمسایہ ریاستوں کو بھی ان سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع دینا چاہیئے جن کے پاس اپنے تربیتی ادارے نہیں ہیں۔

ضلع میں توسیع و ترقی اور انتظام۔

نظم و نسق کے ڈھانچے میں ضلع کو ہمیشہ ہی محور کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ پلان میں ترقیاتی سرگرمیوں پہ ہی زیادہ زور دیا گیا ہے۔ جس کے مطابق ضلع کے نظم و نسق کے ذریعے سے نیا سماجی نظام قائم کیا جائے گا۔

ضلع کی تنظیم تو اس نقطۂ نظر سے کرنا ہوگی کہ گاؤں کی سطح پہ ایک ایسی مناسب ایجنسی قائم ہو جو گاؤں سماج سے اختیارات حاصل کرے اور ضلع میں مختلف ترقیاتی محکموں میں تال میل پیدا کرے۔ چنانچہ گرام پنچایتوں کو نظم و نسق، انصاف اور مالگزاری کے انتظام سے متعلق معاملات میں زیادہ سے زیادہ ذمہ داریاں سونپنا ہوں گی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پلان میں ضلع ترقیاتی کونسلوں اور بلاک ڈیولپمنٹ کمیٹیوں کی اس ڈھنگ سے دوبارہ تنظیم کرنے کی سفارش کی گئی ہے کہ پنچائتوں، کواپریٹیو سوسائٹیوں اور رضاکار جماعتوں کے نمائندے شامل کرلئے جائیں۔

گرام پنچائتیں۔

دوسرے پلان میں گرام پنچائتوں کو بہت ہی اہم کام سونپا گیا ہے۔ ان سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ پنچائتیں گاؤں کی سطح پر منصوبہ بندی، توسیع و ترقی، فلاح و بہبود، زمینی اصلاح اور زمینی انتظامات کے لئے اساسی تنظیم کی حیثیت سے کام کریں گی اس کے علاوہ مقامی کوآپریٹیو کو چلانے کا کام بھی ان کے سپرد کردیا جائے گا۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے گاؤں کی حدیں پھر سے مقرر کرنے کی تجویز رکھی گئی ہے تاکہ انھیں مستقل عملی یونٹوں میں تبدیل کردیا جائے اور ہر ایک گاؤں میں ایک سرگرم عمل پنچائت قائم ہو جائے۔ پنچائتوں کا کام اور اجتماعی منصوبوں کو قومی توسیع بلاکوں کے پروگرام میں گہرا تال میل رکھا جائے گا۔

پلاننگ کمیشن نے سفارش کی ہے کہ گرام پنچائتوں کو مالگذاری میں سے ۱۵-۲۰ فیصدی امداد اور ۵ فیصدی تک زائد امداد اس شرط پر دی جائے کہ وہ اتنی ہی رقم ٹیکسوں اور چندے سے جمع کرلیں گی۔

عوام کی شرکت اور تعاون

دوسرے پلان کے دوران ترقیاتی پروگراموں میں عوام کی شرکت اور تعاون کے لئے میدان بہت وسیع ہو جائے گا۔ چنانچہ سماجی توسیع و ترقی کے کاموں کے لئے ۵ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ۵ کروڑ کی رقم ان اسکیموں کے لئے ہے جن کے ذریعے عوام کے تعاون کی تنظیم کی جائے گی۔ کمیشن نے سفارش کی ہے کہ عام لوگوں کا تعاون حاصل کرنے کی غرض سے ریاستی پلانوں کے ٹکڑے کرکے انھیں ضلع، تعلقہ اور گاؤں کے پلانوں کی صورت میں تقسیم کردینا چاہیئے۔ عوام کے نمائندوں اور ماہروں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ہر سطح پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈیولپمنٹ کونسلیں قائم ہونی چاہئیں۔ مقامی کاموں اور دیہات کی تعمیر و ترقی کی اسکیموں میں مقامی حکام کو گاؤں کی جماعتوں، رضاکار انجمنوں جیسے بھارت سیوک سماج سماجی کارکنوں، پیشہ ورو یونیورسٹیوں، تعلیمی اداروں کی نمائندہ جماعتوں اور نوجوانوں کی انجمنوں سے مدد لینی چاہئے اس کے علاوہ ہر شہری کو دعوت دینی چاہئے کہ وہ چھوٹی بچتوں کی تحریک کی حمایت کر کے پلان کو کامیاب بنانے میں مدد دے۔

پبلسٹی

پلان کے مقاصد کو عام لوگوں تک پہنچانے کی غرض سے مرکز کے لئے ۲ کروڑ اور ریاستوں کے لئے ۶ کروڑ کی رقم رکھی گئی ہے۔ جو مشترکہ پبلسٹی پروگرام پر صرف کی جائے گی۔ پبلسٹی کی تنظیم اطلاعات کے مرکزوں، عوامی لٹریچر، فلموں پوسٹروں اور تصویروں وغیرہ، گشتی لاریوں، نمائشوں پنچایتی ریڈیو سیٹوں، کتابوں اور رسالوں وغیرہ کے ذریعے کی جائے گی۔ تقریباً ۷۲۰۰۰ گاؤں میں پنچایتی ریڈیو سیٹ لگانے کی تجویز ہے۔ یہ بھی تجویز ہے کہ پلان کے متعلق لٹریچر انگریزی ہندی اور علاقائی زبانوں میں شائع کیا جائے "یوجنا" کے نام سے ایک رسالہ بھی انگریزی اور ہندی میں نکالا جائے گا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھٹا باب

زراعت

پہلے پلان کے دوران اناج اور خام اشیاء کی پیداوار میں نمایاں اضافے کے باوجود اور زیادہ زرعی پیداوار کی ضرورت ہے تاکہ ہماری بڑھتی ہوئی آبادی کی مانگ پوری کی جاسکے اور غیر یقینی موسمی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ذخیرے بنائے جائیں۔ البتہ اناج کی پیداوار پر زیادہ زور دینے کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے بلکہ اب زراعتی پیداوار میں تنوع لانا مقصود ہے

زراعتی ترقی کے نئے پلان میں ۳۴۱ کروڑ روپے کی کل رقم رکھی گئی ہے۔ اس میں قومی توسیع اور اجتماعی منصوبہ کے علاقوں میں ایسے ہی کاموں کا خرچہ شامل نہیں۔ زائد پیداوار کے خاص خاص مجوزہ نشانے حسب ذیل ہیں:

پیداوار کے نشانے

اشیاء	یونٹ	۱۹۵۵-۵۶ء میں پیداوار کا تخمینہ	زائد پیداوار کا نشانہ	۱۹۶۰-۶۱ء میں پیداوار کا تخمینہ	فیصدی اضافہ
اناج	دس لاکھ ٹن	۶۵٫۰	۱۰٫۰	۷۵٫۰	۱۵
تیلوں کے بیج	،،	۵٫۵	۱٫۵	۷٫۰	۲۷
گنا (گڑ)	،،	۵٫۸	۱٫۳	۷٫۱	۲۲
کپاس	دس لاکھ گانٹھ	۴٫۲	۱٫۳	۵٫۵	۳۵
پٹ سن	دس لاکھ گانٹھ	۴٫۰	۱٫۰	۵٫۰	۲۵
ناریل (تیل)	لاکھ ٹن	۱٫۳	۰٫۸	۲٫۱	۶۲
چھالیہ (سپاری)	لاکھ ٹن	۲۲٫۰	۵٫۰	۲۷٫۰	۲۳

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

لاکھ	لاکھ من	۱۲ء۰	۴۵۰	۱۶ء۰	۳۳
تمباکو	لاکھ من	۲ء۵	۰۰	۲ء۵	۰۰
کالی مرچ	ہزار من	۲۶ء۰	۶ء۰	۳۲ء۰	۲۳
کاجو	ہزار ٹن	۶۰ء۰	۲۰ء۰	۸۰ء۰	۳۳
چائے	دس لاکھ پونڈ	۶۴۴ء۰	۵۶ء۰	۷۰۰ء۰	۹

پیدا وار نے جو انڈکس نمبر ظاہر کرتے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱۹۴۹-۵۰ء کے حساب کی بناء پر)

	۱۹۵۰-۵۱ء	۱۹۵۵-۵۶ء	۱۹۶۰-۶۱ء
اناج	۹۱	۱۱۱	۱۳۹
تیلوں کے بیج	۹۹	۱۰۸	۱۳۷
گنا (گڑ)	۱۱۴	۱۱۸	۱۴۴
کپاس	۱۰۶	۱۶۲	۲۱۳
پٹ سن	۱۰۹	۱۳۶	۱۹۴
دوسری فصلیں (جن میں پھول دار فصلیں شامل ہیں)	۱۰۵	۱۲۵	۱۳۶
کل غیر جنسی اشیاء	۱۰۶	۱۲۱	۱۴۸
تمام اشیاء	۹۶	۱۱۵	۱۳۵

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مندرجہ بالا نشانوں کو اور آگے بڑھانے کی تجویز ہے تاکہ دوسرے پلان کے دوران میں روپے پیسے کے پھیلاؤ کے خطرے کا مقابلہ کیا جائے اور اگر ممکن ہو تو ہر ایک ریاست میں ترقیاتی پروگراموں میں شدت پیدا کر کے کچھ غیر ملکی زر مبادلہ حاصل کیا جائے۔ اضافے کی رفتار کے موجودہ اندازے کے مطابق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۷ء۲-۱ اونس فی بالغ اناج کی موجودہ مقدار پلان کے خاتمہ تک بڑھ کر ۱۸ء۳-۱ اونس ہو جائے گی۔ مندرجہ ذیل ترقیاتی پروگراموں کے ذریعہ زرعی پیداوار میں اضافہ کیا جائے گا:

	دس لاکھ ٹن
آبپاشی کے بڑے بڑے منصوبے	۲ء۴
آبپاشی کے چھوٹے منصوبے	۱ء۸
کیمیاوی کھاد اور کھاد	۲ء۵
بہتر بیج	۱ء۰
زمین کو قابل کاشت بنانے اور اسے ترقی دینے کے منصوبے	۰ء۸
زراعتی مشاغل میں عام ترقی	۱ء۵
میزان	۱۰ء۰

امید ہے کہ آبپاشی کے پروگرام کے تحت سیراب زمین میں دو کروڑ دس لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہو جائے گا۔ ایک کروڑ بیس لاکھ ایکڑ زمین کو آبپاشی کی بڑی بڑی یا اوسط درجے کی اسکیموں سے فائدہ پہنچے گا اور نوے لاکھ ایکڑ زمین کو آبپاشی کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے۔ کیمیاوی کھاد کے بارے میں یہ تجویز ہے کہ نائٹروجن والی کھاد کی بہم رسانی ۱۹۵۵ء کی چھ لاکھ دس ہزار ٹن کی مقدار کو بڑھا کر ۱۹۶۰ء میں اٹھارہ لاکھ ٹن سے بھی زیادہ کر دیا جائے گا۔ گندی نالیوں کے پانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سبزوں کی مرکب غلاظت، ہری کھاد، کھلی اور دوسری دیسی کھادوں کا استعمال بھی بڑھایا جائے گا۔

ریاستوں کے پلانوں میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ بیجوں کی افزائش کے تقریباً تین ہزار فارم قائم کئے جائیں۔ جن کا مجموعی رقبہ تقریباً ۹۲ ہزار ایکڑ ہوگا۔ مقصد یہ ہے کہ ہر ایک قومی توسیع سروس بلاک میں ایک بیجوں کا فارم اور بیج گودام ہو۔ کئی ریاستوں نے بیجوں کے کوآپریٹو اسٹور کھولنے کے پروگرام بھی بنائے ہیں۔ تجویز ہے کہ زمین کو قابل کاشت بنانے کے پروگرام کے تحت مرکزی اور ریاستی ٹریکٹر آرگنائیزیشنوں، انفرادی کاشتکاروں اور دوسرے ذرائع سے پندرہ لاکھ ایکڑ اور زمین میں کھیتی کی جائے اور بیس لاکھ ایکڑ زمین کو بہتر بنایا جائے۔ باقی اور زمین کی حفاظت کے لئے نشیب و فراز کے باندھوں کی طرف خاص توجہ دی جائے گی۔ پودوں کی حفاظت کا کام اور بھی تیزی کے ساتھ کیا جائے گا۔ اور اس مقصد کے لئے موجودہ مرکزوں کو مزید تقویت دی جائے گی۔ پانچ نئے مرکز کھولے جائیں گے۔ کھیتی باڑی کے نئے اور ترقی یافتہ آلات بنانے اور انہیں رواج دینے کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔

ریاستی پلانوں میں یہ کام بھی شامل ہے کہ تقریباً پانچ لاکھ ایکڑ زمین میں پھیلے ہوئے پھلدار درختوں کے موجودہ باغوں کو پھر سے سنوارا جائے اور تقریباً دو لاکھ ایکڑ اراضی میں نئے باغ لگائے جائیں۔ پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار اور انہیں محفوظ رکھنے کے کام کی حوصلہ افزائی کے لئے بیجوں اور پودوں کی نرسریاں قائم کی جائیں گی اور کولڈ اسٹوریج پلانٹ قائم کرکے پھلوں وغیرہ کو ڈبوں میں بند کرنے کی صنعت کی مدد کی جائے گی۔ آلوؤں کے بیج کی افزائش اور محفوظ سبزیوں اور کھانے پینے کی چیزوں کی برآمد کو بڑھانے کے لئے بھی ایسے ہی اقدامات کئے جائیں گے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تحقیقات

دوسرے پلان میں زراعتی تحقیقات کے لئے ۱۴ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔ ریاستی پلانوں کے تحت بہت سی تحقیقاتی اسکیموں کے علاوہ انڈین ایگری کلچرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سینٹرل پوٹے ٹو (آلو) ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، سینٹرل رائس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، شوگر کین ٹریڈنگ انسٹی ٹیوٹ اور کئی مرکزی اجناس کمیٹیوں نے اپنے اپنے شعبہ میں تحقیقات کے پروگرام بنائے ہیں۔ زراعت کے اقتصادی پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کے لئے زرعی اقتصادی تحقیقات کے دو اور مرکز قائم کرنے کی بھی تجویز ہے۔

زراعتی تعلیم

اس وقت ہندوستان میں ۲۸ زراعتی کالج ہیں۔ اس میں وہ کالج بھی شامل ہیں جو حال ہی میں بہار، راجستھان اور ٹراونکور کوچین میں کھولے گئے ہیں۔ دو نئے کالج مدھیہ پردیش میں کھولے جا رہے ہیں۔ دوسرے پلان کے دوران اندازاً ۶۵۰۰ ایگری کلچرل گریجویٹ کی ضرورت ہوگی۔ اُمید ہے کہ یہ ضرورت ان کالجوں سے پوری ہو جائے گی۔ گرام سیوکوں کی تربیت کی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے موجودہ ۵۴ بنیادی زرعی اسکول اور ۴۴ توسیعی مرکزوں کے علاوہ ۲۵ نئے بنیادی زراعتی اسکول ۱۱ توسیعی مرکز اور ۱۶ بنیادی زراعتی شاخیں کھولنے کی تجویز ہے۔

اصلاحاتِ اراضی

زرعی ترقی میں اصلاحاتِ اراضی کے اقدامات کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ پہلے پلان کے دوران بہت سی ریاستوں میں زمینداری نظام کا قطعی خاتمہ کر دیا گیا۔ لگانداروں کے تحفظ کے لئے اقدامات کئے گئے اور لگان میں بھی کمی کی گئی۔ البتہ مالکانہ حقوق کی منتقلی کا کام سست رفتاری سے چلا۔

پچھلے پنج سالہ پلان کے دوران ملکیتِ اراضی کی آخری حد مقرر کرنے کے سلسلہ میں جو اقدامات ہوئے ان کے مطابق زیادہ تر آئندہ حصولِ اراضی کی حد بندی کی گئی۔ صرف کچھ ریاستوں میں ہی موجودہ املاک کی آخری حد مقرر کی گئی۔ تجویز ہے کہ ہر ایک ریاست میں دوسرے پنج سالہ پلان کے

पुस्तकालय

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوران اس سلسلے میں اقدامات کئے جائیں۔ مجوزہ حد خاندان کی اراضی کے تین گنا پر رکھی گئی ہے خاندان کی اراضی مقرر کرنے کے مسئلہ پر دو پہلو سے غور کیا جا سکتا ہے یعنی (الف) کاشتکاری کا یونٹ اور (ب) ایسا رقبہ جس سے ایک خاص اوسط آمدنی حاصل ہو سکے۔ چونکہ خاندان کی اراضی طے کرنے میں بہت مشکلات درپیش ہیں اس لئے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کرنے کی سفارش کی گئی ہے حکومت آخری حد سے زائد زمینیں معاوضہ دے کر لے لیگی اور انہیں بے زمین مزدوروں اور ایسے اکھڑے ہوئے لگان داروں میں تقسیم کر دے گی جن کے پاس منافع بخش زمینیں نہیں ہیں۔

پہلے پلان کے دوران چک بندی کے پروگرام میں کچھ ترقی ہوئی ہے۔ مگر ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اب تجویز ہے کہ سب سے پہلے قومی توسیع اور اجتماعی منصوبہ کے منتخب علاقوں میں انتظام اراضی کا قانون لاگو کیا جائے۔

امداد باہمی

دیہی اقتصادیات کو پھر سے منظم کرنے میں امداد باہمی کے اصولوں پر زیادہ سے زیادہ عمل کیا جائے گا۔ گاؤں کا کوآپریٹو انتظام ہماری آخری منزل ہے۔ جس کے تحت کل زرعی پیداوار کی دیہاتی صنعتوں وغیرہ کی امداد باہمی کی انجمنوں کے ذریعے تنظیم کر دی جائے گی۔ دیہی قرضہ اور دیہی چیزوں کی فروخت کو پھر سے منظم کرنے کے لئے بھی مناسب اقدامات تجویز کئے گئے ہیں۔ قرضہ دینے والی اور قرضہ نہ دینے والی کوآپریٹو سوسائٹیوں کو ایک دوسرے سے منسلک کر دیا جائے گا تاکہ بیج کھاد، کھیتی کے اوزار اور روزانہ ضرورت کی چیزوں اور پیداوار کی فروخت کے لئے قرضہ مل سکے۔ دوسری قسم کی امداد باہمی کی انجمنیں مثلاً صنعتی کوآپریٹو، مکانات بنانے کے کوآپریٹو اور کوآپریٹو وغیرہ بنانے کی بھی سفارش کی گئی ہے۔

دوسرے پلان میں امداد باہمی کے پروگرام کے نشانے یہ ہیں: ۱۰۴۰۰ بڑی قرضہ دینے والی سوسائٹیاں، ۱۸۰۰ پرائمری مارکیٹنگ سوسائٹیاں اور مرکزی اور ریاستی کارپوریشن کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵۰۳ مال خانے اس کے علاوہ ۵۵۰۰ گودام، مارکٹنگ اور بڑے پیمانے کی سوسائٹیاں چلائی جائیں گی۔

اجتماعی ترقی۔

پہلے پلان کے تحت اجتماعی ترقی کا جو پروگرام شروع کیا گیا تھا۔ اس کے ٹھوس نتائج نکلے ہیں پھر بھی بعض اہم خلائیں رہ گئی ہیں جنہیں پر کرنا ہے۔ دوسرے پلان کے دوران ان خلاؤں کو پر کرنے کی کوشش کی جائے گی اور پنچائتوں کا کام کوآپریٹو سوسائٹیوں، دیہاتی اور چھوٹی صنعتوں، عورتوں، نوجوانوں اور قبائلی لوگوں میں فلاح وبہبود کے کام کی طرف زیادہ توجہ دی جائے گی۔

دوسرے پلان کے خاتمہ تک پورے ملک میں قومی توسیعی سروس کا جال بچھادینے کی تجویز ہے۔ اس پروگرام سے مستفید ہونے والے علاقہ کے تقریباً چالیس فی صدی حصہ کو اجتماعی منصوبوں کی زیادہ وسیع اسکیموں کے ذریعے مزید ترقی دی جائے گی۔ مجموعی طور پر ۳۸۰۰ مزید توسیعی سروس بلاک قائم کئے جائیں گے۔ ان میں سے ۱۱۲۰ بلاک اجتماعی ترقی کے بلاک میں تبدیل کردیئے جائیں گے۔ اس پروگرام پر عمل درآمد کرنے کے لئے پلان میں ۲۰۰ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

مویشی پالنے کا کام

دوسرے پلان میں مویشیوں کی پرورش اور ڈیری کے کام پر بہت زور دیا گیا ہے۔ مویشیوں کی افزائش نسل اور ان کی صحت کی دیکھ بھال کے کام کو ترقی دینے کی غرض سے ۱۲۵۸ کلیدی دیہات، مصنوعی طریقہ سے گابھن کرنے کے ۲۴۵ مرکز، ۲۵۴ توسیعی مرکز اور ۱۹۰۰ مویشی ہسپتال قائم کرنے کی تجویز ہے۔ سارے ملک سے بیل روگ ختم کرنے کے لئے بھی ایک پروگرام بنایا گیا ہے۔ دودھ کی بہم رسانی بڑھانے کے لئے شہروں کو دودھ سپلائی کرنے کی ۳۶ اسکیمیں، امداد باہمی کے طریقہ پر کریم تیار کرنے کے ۱۲ کارخانے اور دودھ کا پاؤڈر بنانے کے ۲ پلانٹ قائم کرنے کی تجویز ہے۔ زیادہ دودھ دینے والے مویشیوں کی نسل بڑھانے کے لئے اعلیٰ نسل کشی کے کئی مرکز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کھولے جائیں گے۔ بھیڑوں کی افزائش نسل، مرغیاں پالنے اور ملک کے اندر مچھلیاں پالنے کے کام کو ترقی دینے کے لئے منصوبے تیار کئے جائیں گے۔ مویشیوں کی پرورش کے سلسلے میں تحقیقات کا ایک پروگرام بنایا گیا ہے۔

جنگلات

دوسرے پلان میں جنگلات کے لئے ۲۷ کروڑ روپے اور زمین کی پرداخت کے لئے ۲۰ کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے مقابلے میں پہلے پلان میں ان مدوں پر ۱۳ کروڑ روپے کا خرچ رکھا گیا تھا۔ اس پروگرام میں یہ کام شامل ہیں: (۱) تقریباً ۳۸۰۰۰ ایکڑ رقبہ میں پھیلے ہوئے ان نچلے درجے کے جنگلات کا سدھار جو سرکاری کنٹرول میں آگئے ہیں (۲) نہروں کے کنارے سڑکوں کے ساتھ ساتھ اور دیہات کی بنجر زمینوں میں درخت لگانا (۳) پچاس ہزار ایکڑ جنگلات کی زمین میں ایسے درخت لگانا جن کی لکڑی تجارتی اہمیت رکھتی ہے۔ مثلاً ساگوان وغیرہ، ۱۳ ہزار ایکڑ رقبہ میں بانس، ۱۰ نیلی گوند کے درخت لگانا۔ ۲۰۰۰ ایکڑ زمین میں دواؤں میں کام آنے والے پودے بونا (۴) پچاس ہزار ایکڑ میں دیا سلائی کی لکڑی کے جنگلات لگانا (۵) جنگلوں میں ۴۰۰۰ میل لمبی سڑک بنانا یا اس کو بہتر کرنا (۶) لکڑی کو پختہ کرنے اور اسے بہتر بنانے کے لئے پلانٹ لگانا۔ (۷) جنگلات کے وسائل کے جائزہ کا انتظام وغیرہ وغیرہ۔

جنگلات سے متعلق تحقیقات کے پروگرام میں فارسٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ دہرہ دون کے علاوہ کوئمبٹور اور بنگلور کی کئی اسکیمیں شامل ہیں۔ جنگلات کی ترقی اور اس کے انتظامات میں تال میل پیدا کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کرنے کی تجویز ہے۔ اس کمیشن کے ذمہ یہ کام بھی ہوں گے: جنگلات سے متعلق اعداد و شمار کو بہتر طریقہ پر جمع کرنا، منڈیوں کے حالات کا مطالعہ کرنا، لکڑی اور جنگلات کی دوسری پیداوار کے سلسلے میں درجہ بندی کے کام کو معیاری بنانا وغیرہ وغیرہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زمین کی پرداخت

دوسرے پلان کے دوران ۳۰ لاکھ ایکڑ سے زیادہ ایسے رقبہ میں زمین کی پرداخت کا کام کیا جائے گا جہاں کٹاؤ سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ پروگرام میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والے ریت کے ٹیلوں کی روک تھام، جنگل لگانے، آگ پر قابو پانے کے کام اور بنجر زمینوں اور نشیب و فراز سے متعلق حفاظتی اقدامات شامل ہیں۔

بے زمین مزدور

دوسرے پلان میں بے زمین مزدوروں کے مسئلہ کو کافی اہمیت دی گئی ہے۔ اندازہ ہے کہ دیہاتی خاندانوں کی کوئی ۳۰ فی صدی تعداد کھیت مزدور ہے۔ تجویز یہ ہے کہ جب زراعتی زمینوں کی ملکیت کی آخری حد بندی کے پروگرام پر پوری طرح عمل درآمد ہو جائے تو بٹی تڑی ہوئی اور بھودان میں دی گئی زمینوں اور فالتو زمین کو ان لوگوں میں بانٹ دیا جائے۔ اس کے علاوہ ان طبقوں کی امداد کا بندوبست یوں کیا جائے گا کہ مزدور کواپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعہ اُن کی تنظیم ہوگی اور اُن کے مفاد کے لئے بڑی تعداد میں گھریلو صنعتیں قائم کی جائیں گی۔

بہت سی ریاستوں میں ایسے قانون بنا دیئے گئے ہیں۔ جن کی بدولت بے زمین مزدوروں کے لئے گاؤں میں مکانوں کے لئے زمین کا انتظام ہو سکتا ہے۔ کمیشن نے اس بات پر زور دیا ہے کہ گاؤں سماج کی یہ ذمہ داری ہونی چاہیئے کہ وہ ان لوگوں کو مکان بنانے کے لئے زمین کے قطعے مفت مہیا کرے۔ کم سے کم تنخواہ کا قانون بنانے کی بھی سفارش کی گئی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساتواں باب

آبپاشی اور بجلی

ملک کے پانی اور بجلی کے وسائل کی ترقی اس کی اقتصادیات کے لیئے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ پانی اور پن بجلی کے وسائل کے بارے میں تحقیقات کا کام تو ابھی ہو رہا ہے۔ مگر اب تک ہم ان قدرتی ذرائع کے ایک معمولی حصہ سے ہی فائدہ اٹھا سکے ہیں۔

آبپاشی

۵۱-۱۹۵۰ء میں ہر قسم کے آب پاشی کے ذرائع سے سیراب ہونے والا کل علاقہ ۵۱۵۰۰۰۰۰ ایکڑ تھا۔ اس میں کل زیرِ کاشت علاقے کا تقریباً ۱۶ فی صدی حصہ بھی شامل ہے۔ پہلے پلان کے دوران شروع کئے گئے بڑے اور چھوٹے آب پاشی کے کاموں کے ذریعہ تقریباً ۱۶۳ لاکھ ایکڑ زمین میں آب پاشی ہونے لگی ہے۔

پہلے پلان کے دوران جو کام شروع کیئے گئے تھے انھیں پورا کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ دوسرے پلان کے دوران ۱۹۵ آب پاشی کے کام شروع کرنے کی تجویز ہے۔ ان میں سے اکثر کام درمیانہ اور چھوٹے درجے کے ہوں گے۔ اور اس لئے ان کے نتائج جلد نکلنے لگیں گے۔ امید ہے کہ ان اسکیموں اور پہلے پلان کے دوران شروع کئے گئے کاموں (لیکن جن کے نتائج فوری طور پر ظاہر نہیں ہوئے تھے) کے ذریعے سیراب علاقے میں تقریباً دو کروڑ دس لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہو جائے گا۔ اس میں ۹۰ لاکھ ایکڑ ایسی زمین شامل ہے جس میں چھوٹے منصوبوں کے ذریعے آب پاشی کی جائے گی۔ اندازہ ہے کہ ہندوستان میں کُل زیرِ کاشت علاقے میں سیراب زمین کا تناسب ۵۶-۱۹۵۵ء کے تقریباً ۲۰ فی صدی سے بڑھ کر ۶۱-۱۹۶۰ء میں کوئی ۲۷ فی صدی ہو جائے گا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آبپاشی کے لئے کُل ۴۱ء۶ کروڑ روپے کا بندوبست ہے۔ اس کے علاوہ ۲۰ کروڑ روپیہ ۱۵۸۴ مزید ٹیوب ویل تعمیر کرنے کے لئے رکھا گیا ہے۔ جن سے ۹۱۶۰۰۰ ایکڑ زمین میں آبپاشی ہوگی۔

بجلی

مارچ ۱۹۵۱ میں بجلی پیدا کرنے والے پلانٹوں کی کل نصب شدہ قوت ۲۳ لاکھ کلوواٹ تھی۔ پہلے پلان کے دوران اس میں ۱۱ لاکھ کلوواٹ کا اضافہ ہوا۔ اس مدت میں تقریباً ۳۷۰۰ مزید قصبوں اور گانوں میں بجلی پہنچائی گئی اور اس طرح ان کی تعداد بڑھ کر ۷۴۰۰ ہوگئی۔ ۱۹۵۰-۵۱ء میں فی کس بجلی کا خرچ ۱۴ یونٹ تھا۔ ۱۹۵۵-۵۶ء میں یہ بڑھ کر ۲۵ یونٹ ہوگیا۔

تجویز ہے کہ دوسرے پلان کے دوران بجلی پیدا کرنے والے کارخانوں کی قوت ۳۴ لاکھ کلوواٹ سے بڑھا کر ۶۹ لاکھ کلوواٹ کر دی جائے۔ سرکاری اور نجی دونوں طرح کے کارخانوں اور تھرمل پاور پلانٹوں سے یہ زائد پیداوار حاصل کی جائے گی۔ اندازہ ہے کہ سرکاری حلقے میں کل ۴۲۷ کروڑ روپیہ اور نجی کمپنیوں میں ۴۲ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔

توقع ہے کہ بجلی کی بہم رسانی کے پروگرام کے تحت دوسرے پلان کے خاتمہ تک ۱۸۰۰۰ قصبوں اور گانوں میں بجلی پہنچا دی جائے گی۔ ۱۹۶۰-۶۱ء میں بجلی کا فی کس خرچ ۵۰ یونٹ تک بڑھ جانے کی امید ہے۔

سیلاب کی روک تھام

دوسرے پلان میں آبپاشی اور بجلی کے وسائل کی ترقی کے ساتھ ساتھ سیلاب کی روک تھام کا بھی پروگرام رکھا گیا ہے کیونکہ سیلاب کی وجہ سے ملک کے بعض حصوں میں بہت نقصان ہوتا ہے۔ سیلاب کی روک تھام کا مشترک پروگرام تیار کرنے اور ریاستوں کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طرف سے تجویز کردہ منصوبوں پر غور کرنے کے لئے ۱۹۵۴ء میں ایک سنٹرل فلڈ کنٹرول بورڈ قائم کیا گیا تھا۔ سیلاب کی روک تھام کے وسیع منصوبے تیار کرنے کے لئے ضروری معلومات حاصل کی جارہی ہیں۔ مگر ساتھ ہی حفاظتی کام بھی جاری ہے۔ اس مقصد کے لئے ساٹھ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

عوام کا اشتراک و تعاون

آبپاشی اور سیلاب کی روک تھام کے پروگراموں میں عوام کے تعاون اور رضاکارانہ کوششوں کے لئے وسیع میدان ہے۔ پہلے پلان کے دوران اس معاملے میں کچھ کامیابی ہوئی۔ دوسرے پلان کے تحت ان کوششوں کے لئے زیادہ مواقع ہیں۔ کیونکہ ہر پروگرام میں درمیانہ اور چھوٹے درجے کی بہت سی اسکیمیں شامل کر لی گئی ہیں۔

آبپاشی پراجیکٹوں سے مستفید ہونے والے علاقوں پر بہتری ٹیکس لگانے پر زور دیا گیا ہے کیونکہ اس طرح پروگرام کے لئے ضروری سرمایے کا ایک حصّہ حاصل ہو جائے گا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آٹھواں باب

صنعتیں اور معدنیات

پہلے پلان کے دوران صنعتی حلقے میں کافی ترقی ہوئی۔ صنعتی ترقی کا اشاریہ نمبر جو کہ ۱۹۵۰ء میں ۱۰۵ تھا (بنیادی سال ۱۹۴۶ء) بڑھ کر ۱۹۵۱ء میں ۱۱۷٫۲، ۱۹۵۲ء میں ۱۲۸٫۹، ۱۹۵۳ء میں ۱۳۵٫۳، ۱۹۵۴ء میں ۱۴۶٫۶ اور ۱۹۵۵ء میں ۱۶۱٫۵ ہو گیا۔ سرکاری حلقے میں کئی صنعتی پراجیکٹ مکمل ہوئے۔ حالانکہ اس حلقے کا مجوزہ سرمایہ مقررہ حد سے تقریباً چالیس فی صدی کم رہا۔

نجی حلقے میں نئے پراجیکٹوں اور ادل بدل اور تجدید کے کاموں کے لئے پلان میں ۴۶۳ کروڑ روپیہ کے مجموعی خرچ کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ اس کے مقابلے میں اب یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ مقررہ سرمایے میں کل آمد ۰۴۳ کروڑ روپیہ ہوگی۔

پہلے پلان میں پیداوار کے جو نشانے مقرر کئے گئے تھے، سوتی کپڑے، شکر اور ترکاریوں کے تیلوں کی پیداوار ان سے آگے بڑھ گئی ہے۔ سیمنٹ، کاغذ، سوڈا ایش، کاسٹک سوڈا، دیگر کیمیکل، ریے ین سلک، بائیسکل اور بعض دوسری صنعتوں میں پیداوار کم و بیش ان نشانوں تک پہنچ چکی ہے۔ نجی حلقے میں الومینیم اور نائیٹروجن آمیز کیمیاوی کھاد اور ہلکی انجینیرنگ صنعتوں مثلاً ڈیزل انجن، پمپ، ریڈیو بیٹری، بجلی کے لیمپ، لالٹین وغیرہ کی پیداوار مقررہ نشانوں سے کم رہی۔ مؤخر الذکر اشیا کی پیداوار میں کمی گھریلو مانگ نہ ہونے کی وجہ سے رہی۔

پہلے پلان کے دوران صنعتی کارخانوں اور مشینوں کے لگانے اور تعمیری سامان تیار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنے کے کام میں بیش بہا تجربہ حاصل ہوا۔ اب دوسرے پلان کے دوران بھاری اور بنیادی صنعتوں کے پروگرام کو آگے بڑھانے میں اس تجربے سے فائدہ اُٹھایا جائے گا۔ یہ پروگرام اس پلان میں محور کی حیثیت رکھتا ہے۔ حکومت ہند کے نیئے انڈسٹریل پالیسی ریزولیوشن میں جس کا پہلے کسی باب میں ذکر کیا جا چکا ہے سرکاری حلقے کے پھیلاؤ اور ایک وسیع اور ترقی پذیر کوآپریٹو حلقہ بنانے پر بہت زور دیا گیا ہے کیوں کہ حقیقی ترقی کی رفتار تیز کرنے اور بھاری مشینیں تیار کرنے والی صنعتوں کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے۔ دوسرے پلان میں صنعتی ترقی کے لئے جو طریقۂ کار منظور کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ سرکاری حلقے میں بنیادی صنعتوں کو زیادہ ترقی دی جائے گی اور دیہاتی اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے ذریعہ عام ضرورت کی چیزوں کی پیداوار بڑھائی جائے گی۔ ساتھ ہی موجودہ صنعتوں کی غیر استعمالی صلاحیت سے بھی پورا کام لے کر کچھ ضرورت پوری کی جائے گی۔ بھاری سامان ہلکی انجینیرنگ اور متفرق صنعتوں کی ترقی کا کام عام طور سے نجی حلقے کے لئے چھوڑ دیا جائیے گا۔

سرکاری حلقہ

لوہا اور اسپات: سرکاری حلقے کی صنعتوں میں سے لوہے اور اسپات کو بہت ترجیح دی جا رہی ہے۔ پلان کے تحت رُڑکیلا (اڑیسہ) بھلائی (مدھیہ پردیش) اور درگاپور (مغربی بنگال) میں اسپات کے تین پلانٹ قائم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہر ایک پلانٹ کی دس لاکھ ٹن ڈلے تیار کرنے کی صلاحیت ہوگی اور ان میں ہر ایک پر ترتیب وار ۱۲۸ کروڑ۔ ۱۱۰ کروڑ اور ۱۱۵ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔ اس کے علاوہ ان میں سے ایک پلانٹ میں ۵۰۰۰۰۳ ٹن صلاخ دار لوہا مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ میسور آئرن اینڈ اسٹیل ورکس کی بھی پیداواری صلاحیت تقریباً ایک لاکھ ٹن تک بڑھا دینے کی تجویز ہے۔ اسپات کے تینوں پلانٹوں کے لئے ۳۵۰ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے اور چھ کروڑ روپیہ میسور ورکس کی توسیع کے لئے ہے۔ اس میں سرمایہ میں شرکت پلانٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے لئے ملتوی ادائیگی اور قرضہ کی دوسرے طریقوں کی صورت میں غیر ملکی امداد کا اندازہ ۷۵ کروڑ روپے ہے

بھاری انجینئرنگ صنعتیں۔ بھاری انجینئرنگ صنعتیں شروع کرنے کے پروگرام میں چترنجن میں ایک بھاری اسٹیل فاؤنڈری کا قیام شامل ہے جس سے ریلوے کی ضرورتیں پوری ہوں گی۔ اس کے علاوہ نیشنل انڈسٹری ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے تحت تین دیگر فاؤنڈریاں، بھٹیاں اور لوہے کا عمارتی سامان بنانے کا کارخانہ قائم کیا جائے گا۔

بجلی کا بھاری سامان۔ بجلی کا بھاری سامان تیار کرنے کے لئے ایک برطانوی کمپنی کے ساتھ سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اس پراجیکٹ پر کل سرمائے کا اندازہ ۲۵ کروڑ روپے ہے۔ اُمید ہے کہ ۶۱-۱۹۶۰ء سے پہلے اس پلانٹ میں بھاری ٹرانسفارمر، صنعتی موٹر گاڑیوں کے موٹر اور سوچ گیر (SWITCH) (GEARS) تیار ہونے لگیں گے۔

مشینوں کے پُرزے۔ ہندوستان مشین ٹولز کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کی تجویز ہے اس فیکٹری میں بڑے سائز کی خراد اور پیسنے اور برمانے کی مشینیں بھی تیار ہوا کریں گی۔

ریلوے انجن، جہاز اور ریل کے ڈبے۔ چترنجن کی لوکوموٹیو فیکٹری (انجن تیار کرنے کا کارخانہ) کو بڑھایا جائے گا۔ اور اس میں ہر سال ۳۰۰ انجن تیار ہونے لگیں گے، وشاکھاپٹم میں ہندوستان شپ یارڈ (جہاز بنانے کا کارخانہ) کو ترقی دے کر اس قابل بنا دیا جائے گا کہ اس میں پُرانی قسم کے چھ جہاز اور نئی قسم کے چار جہاز تیار ہونے لگیں گے۔ اس جگہ ایک خشک گودی بھی بنائی جائے گی اور جہاز بنانے کا ایک دوسرا کارخانہ کھولنے کی تیاریاں شروع کر دی جائیں گی۔ اُمید ہے کہ ۱۹۵۷ء سے انٹیگرل کوچ فیکٹری (INTEGRAL COACH FACTORY) میں ۳۵۰ ڈبے ہر سال بننے لگیں گے۔

لگنائٹ پراجیکٹ۔ جنوبی ارکاٹ ضلع کے مقام نیویلی (NEIVELI) میں ایک کثیر المقاصد لگنائٹ پراجیکٹ شروع کرنے کی تجویز ہے جس میں ۳۵ لاکھ ٹن لگنائٹ تیار کرنے کی صلاحیت ہوگی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیگر صنعتیں۔ موجودہ ڈی ڈی ٹی پلانٹ، جراثیم کش دواؤں کی فیکٹری ہندوستانی کیبلز، نیشنل انسٹرومنٹ فیکٹری اور ہندوستان ٹیلیفون انڈسٹری کو ترقی دی جائے گی۔ ٹراونکور کوچین میں ایک دوسرا ڈی ڈی ٹی پلانٹ قائم کیا جائے گا۔ چاندی صاف کرنے کا ایک کارخانہ زیر تعمیر ہے، جو اس دوران میں چالو ہو جائے گا۔ سیکورٹی پیپر مل قائم کر کے ملک کی سیکورٹی اور بانڈ کے کاغذ کی ساری ضرورت پوری کر دی جائے گی۔

ریاستی حکومتیں بہت سے صنعتی پراجیکٹ شروع کریں گی۔ نیشنل انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن نے بھی صنعتی ترقی کا ایک لمبا چوڑا پروگرام بنایا ہے۔

نجی حلقہ۔

صنعتی ترقی کے میدان میں نجی حلقہ کو بھی ایک اہم پارٹ ادا کرنا ہے۔ تجویز ہے کہ ٹاٹا آئرن اور اسٹیل کمپنی اور انڈین آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی کی پیداواری صلاحیت ۱۲۶۵ لاکھ ٹن سے بڑھا کر ۲۳ لاکھ ٹن کر دی جائے۔ جن دیگر صنعتوں کے لئے کافی توسیع و ترقی کا پروگرام بنایا گیا ہے ان میں ایلومونیم، فیرو مینگنیز، سیمنٹ، موٹریں وغیرہ، بائیسکل، سلائی کی مشینیں، کیمیکل، کاغذ اور گتہ، شکر، ترکاری کے تیل، مل کا کپڑا، دوا سازی اور دوائیں اور مشینیں بنانے کا کام شامل ہے۔

مندرجہ ذیل گوشوارے میں سرکاری اور نجی حلقوں میں صنعتی سامان کے کچھ خاص مجموعی نشانے دیئے جاتے ہیں:

صنعت	یونٹ	۱۹۵۵ - ۵۶ء صلاحیت (اندازہ)	۱۹۵۵ - ۵۶ء پیداوار (اندازہ)	۱۹۶۰ - ۶۱ء صلاحیت	۱۹۶۰ - ۶۱ء پیداوار
۱	۲	۳	۴	۵	۶

۱۔ لوہا اور اسپات

(الف) تیار اسپات

(خاص تیار شدہ) ہزار ٹنوں میں ... ۱۳ ... ۴۳۰۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵	۶
(ب) فاؤنڈری کے لئے					
سلاخ دار لوہا	ہزار ٹنوں میں	۳۸۰	۳۸۰	۹۸۰	۷۵۰
۲- لوہے کا تعمیری سامان	ٹنوں میں	۲۲۶۰۰۰	۱۸۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰
۳- بھاری فاؤنڈری اور بھٹی					
(الف) اسپات کی فاؤنڈری		-	-	۱۵۰۰۰	۱۵۰۰۰
(ب) بھٹیاں		-	-	۱۲۰۰۰	۱۲۰۰۰
(ج) لوہا ڈھالنے کی فاؤنڈری		-	-	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۴- فیرو مینگنیز	ٹنوں میں	۲۸۰۰۰	مہیا نہیں ہوتی	۱۷۱۸۰۰	۱۶۰۰۰۰
۵- المونیم	”	۷۵۰۰	۷۵۰۰	۳۰۰۰۰	۲۵۰۰۰
۶- ریلوے انجن	تعداد	۱۷۰	۱۷۵	۴۰۰	۴۰۰
۷- موٹر گاڑیاں وغیرہ	”	۲۹۰۰	۲۵۰۰۰	۲۹۰۰۰	۵۷۰۰۰
۸- بھاری کیمیکل					
(الف) سلفرک ایسڈ	ہزار ٹنوں میں	۲۴۲	۱۷۰	۵۰۰	۴۷۰
(ب) سوڈا ایش	ٹنوں میں	۹۰۰۰۰	۸۰۰۰۰	۲۵۳۰۰۰	۲۳۰۰۰۰[۱]
(ج) کاسٹک سوڈا	”	۳۴۴۰۰	۳۶۰۰۰	۱۵۰۰۰۰	۱۳۵۴۰۰[۱]

[۱] کل پیداوار سے مطلب ہے۔ چوں کہ کل پیداوار کے کچھ حصے کو دوسری چیزوں کی تبدیلی کے کام میں استعمال کرنے کی تجویز ہے۔ اس لئے بکری کے لئے جو مقدار ملے گی اس کا حساب ہے ۵۰۰۰۰ ٹن سوڈا ایش اور ۱۰۶۶۰۰ ٹن کاسٹک سوڈا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۹- کیمیاوی کھاد					
(الف) نائٹروجن (مقررہ نائٹروجن)	ٹنوں میں	۸۵۰۰۰	۷۷۰۰۰	۳۸۲۰۰۰	۲۹۰۰۰۰
(ب) فاسفورک - پی - او	"	۳۵۰۰۰	۲۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰
۱۰- جہازسازی	جی آر ٹی	-	۵۰۰۰۰ (۵۶-۱۹۵۱ء)	-	۹۰۰۰۰ (۶۱-۱۹۵۶ء)
۱۱- سیمنٹ	ہزار ٹنوں میں	۴۹۳۰	۴۶۰۰	۱۶۰۰۰	۱۳۰۰۰
۱۲- مشینیں وغیرہ بنانے کا کام	ٹنوں میں	۴۴۰۰۰	۲۸۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰
۱۳- پٹرول صاف کرنا					
(خام تیل کو ٹھیک کرنے سے متعلق)	دس لاکھ ٹنوں میں	۳۶۲۸	۳۷۶	۴۷۳۰	۴۷۳
۱۴- کاغذ اور گتہ	ہزار ٹنوں میں	۲۱۰	۲۰۰	۴۵۰	۳۵۰
۱۵- اخباری کاغذ	ٹنوں میں	۳۰۰۰۰	۴۲۰۰	۶۰۰۰۰	۶۰۰۰۰
۱۶- ریٹین سلک					
(الف) ریٹین کا ریشہ	دس لاکھ پونڈ میں	۲۲۷۳	۱۵۷۷	۴۰۷۳	۴۸۷۰
(ب) سوتی ریشہ	"	۱۶۷۰	۱۳۷۲	۳۲۷۰	۳۲۷۰
(ج) کیمیکل لگدی	ہزار ٹنوں میں	-	-	۳۰۷۰	۳۰۷۰
۱۷- ڈیزل انجن					
(۵۰ ہارس پاور سے کم)	ہارس پاور	۲۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۲۲۰۰۰	۲۰۵۰۰
۱۸- بائیسکل	تعداد ہزاروں میں	۷۶۰	۵۵۰	۸۹۵	۱۰۰۰ لے

لے- اُمید ہے کہ ۲۵۰۰۰ بائیسکلیں غیر مرکوز حلقے میں تیار ہوں گی اور اس طرح کل تعداد ۱۲۵۰۰۰ ہو جائے گی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۹- بجلی کے موٹر					
(۲۰۰ ہارس پاور سے کم)	ہارس پاور	۲۶۳۰۰۰	۲۷۱۰۰۰	۶۰۰۰۰۰	۶۰۰۰۰۰
۲۰- اے سی ایس آر					
کنڈکٹر	ٹنوں میں	۱۳۳۷۰	۸۰۳۰	۲۱۵۷۰	۱۸۰۰۰

معدنیات

کوئلہ - دوسرے پلان میں صنعتی ترقی پر زور دیئے جانے کی وجہ سے ملک میں معدنی ترقی کی اہمیت بڑھ گئی ہے - کیوں کہ کوئلہ، ایندھن، لوہے اور اسپات جیسی صنعتوں کے لئے بنیادی طور پر اہم ہے - اس لئے معدنی ترقی کے پروگرام میں اس کو پہلی جگہ دی گئی ہے - اس وقت کوئلہ کی پیداوار ۳۸۰ لاکھ ٹن ہے - ۶۱ - ۱۹۶۰ء میں پیداوار بڑھ کر ۶۰۰ لاکھ ٹن ہو جائے گی - کوئلہ کی زائد پیداوار حاصل کرنے کے لئے موجودہ کانوں میں زیادہ شدت سے کام کیا جائے گا اور نئی کانیں کھودی جائیں گی - جتنی زائد پیداوار مقصود ہے اس میں سے ۱۲۰ لاکھ ٹن کوئلہ تو سرکاری حلقے کی کانوں سے حاصل کیا جائے گا اور بقیہ ۱۰۰ لاکھ ٹن نجی حلقے کی کانوں سے -

صاف شدہ پتھر کے کوئلے کی بہم رسانی کے لئے ذخیرے کو محفوظ کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے - کوئلہ دھونے کے اور کارخانے کھولے جائیں گے - تاکہ خام اسپات کے تمام کارخانوں اور دوسرے اہم کاموں کے لئے دھلا ہوا کوئلہ سپلائی ہو سکے - ایسے اقدامات بھی کرنے ہوں گے جن سے رفتہ رفتہ اہم کاموں میں استعمال ہونے والے صاف شدہ پتھر کے کوئلہ کی جگہ کچا کوئلہ کام آنے لگے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیگر معدنیات۔ پلان کے آخری سال میں بعض دیگر معدنیات کی پیداوار کے نشانے درج ذیل ہیں۔

کچا لوہا	۱۲۵ لاکھ ٹن
کچی میگنیز	۲۰ لاکھ ٹن
چونے کا پتھر	۲۳۳ لاکھ ٹن
کھریا مٹی	۱۹۷ لاکھ ٹن
باکسائٹ	۱۶۷۵ لاکھ ٹن

کوئلہ اور تیل ہی دو ایسی معدنیات تھیں جنھیں پہلے پہل سرکاری حلقے کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ نئے انڈسٹریل پالیسی ریزولیوشن کے مطابق بہت سی دیگر اہم معدنیات کو بھی اِسی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے سرکاری حلقے میں جن کی کانوں سے فائدہ اُٹھانے کے منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں۔

تیل۔ ملک میں تیل کے ذرائع کی تحقیق اور اُن کی ترقی کا کام دوسرے پلان میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ ملک کے مختلف حصّوں میں تیل کے متوقع ذخیروں کے بارے میں تحقیقات کا کام پلان کے دوران جاری رہے گا۔ جوالامکھی اور کھمبات کے علاقوں میں برمانے کا کام کیا جائے گا۔ تیل کی تحقیقات کے لئے ضروری ٹیکنیکل عملے کو ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر ٹریننگ دی جائے گی۔ تیل کی تحقیقات اور ٹریننگ کے پروگراموں کے لئے فی الحال ۱۱۵ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔ جب حکومت اور اسکیمیں منظور کرے گی تو مزید رقم کا بندوبست کر دیا جائے گا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نواں باب

دیہی اور چھوٹی صنعتیں

روزگار کے مواقع میں زیادہ وسعت پیدا کرنے کے پروگرام کو مرکزی مقاصد میں شامل کر لیا گیا ہے یعنی اس کو دوسرے پنج سالہ پلان کا بنیادی مقصد سمجھنا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں مزدوروں کی بہت کھپت ہوتی ہے۔ بڑے پیمانے کی متوازی صنعتوں کے مقابلے میں ان صنعتوں میں سرمایہ لگا کر روزگار کے زیادہ مواقع حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ صنعتیں عوام کے نسبتاً غریب طبقوں کے لئے آمدنی کا ذریعہ بن سکتی ہیں اور اس طرح دیہی اقتصادیات کی زیادہ متوازن اور مجموعی ترقی ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے پنج سالہ پلان میں ان صنعتوں کی توسیع و ترقی پر اس قدر زور دیا گیا ہے۔

دیہی اور چھوٹی صنعتوں کو ہماری اقتصادیات کا ایک جامد حصہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ جیسے جیسے دیہاتی حلقے میں توسیع و ترقی ہو گی دیہاتی دستکاریوں میں برابر ترقی پذیر ٹیکنیک سے کام لیا جانے لگے گا تاکہ بیشتر قسم کی چیزوں کی بڑھتی ہوئی ضرورت پوری ہو سکے۔ چھوٹی صنعتوں کو ملکی اقتصادیات کا ایک ترقی پذیر اور کارگذار عنصر کو نہ حصہ سمجھنا ہو گا۔ جس کا ایک طرف تو زراعت سے گہرا تعلق ہے اور دوسری طرف بڑے پیمانے کی صنعت سے واسطہ۔

پہلے پنج سالہ پلان کے دوران چھوٹی صنعتوں کی ترقی کے لئے دو اہم اقدامات کئے گئے ہیں: (۱) کرگھے کی صنعت، کھادی، دیہی صنعتوں، دستکاری، چھوٹے پیمانے کی صنعتوں، ریشم کی صنعت، اور ناریل کے ریشوں کی صنعت کے مسائل طے کرنے کے لئے بہت سے کل ہند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بورڈوں کا قیام (۲) حکومت نے فیصلہ کیا کہ بعض قسم کے اسٹور صرف دیہی اور چھوٹی صنعتوں سے خریدے جائیں۔ ان اقدامات کا یہ نتیجہ نکلا کہ کھڈی اور کھادی جیسی بہت سی صنعتوں میں پیداوار اور روزگار میں اضافہ ہوا۔

دیہی اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی کمیٹی

جون ۱۹۵۵ء میں پلاننگ کمیشن نے دیہی اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی کمیٹی مقرر کی جو "کروے کمیٹی" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کمیٹی نے دوسرے پلان کے دوران دیہی اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی کے پروگرام کا جائزہ لیا۔ کمیٹی نے دوسرے پنج سالہ پلان میں ان صنعتوں کے لئے مخصوص وسائل کی ترقی کے بارے میں ایک اسکیم تیار کی۔ کمیٹی نے ان صنعتوں کو کامیابی سے چلانے کے بارے میں بھی بہت سی سفارشیں کیں۔ ان سفارشوں میں شامل ہے — چھوٹے پیمانے کی صنعتوں پر ٹیکس لگانا، پیداوار کے لئے امداد یا بکری پر چھوٹ دینا اور ضروری ٹیکنیکل مالی اور بکری کی سہولتیں مہیا کرنا۔

صنعتی پالیسی کے نئے ریزولیوشن میں واضح کر دیا گیا ہے کہ گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کے بارے میں حکومت کا رویہ کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ یوں تو جہاں بھی ضرورت ہوگی مختلف ذرائع سے دیہاتی اور چھوٹی صنعتوں کو امداد دی جائے گی۔ مثلاً بڑے پیمانے کی صنعتوں میں پیداوار کی حد مقرر کر دی جائے گی۔ قیمتوں کا فرق مٹانے کے لئے ٹیکس لگایا جائے گا یا براہِ راست امداد دی جائے گی۔ پھر بھی سرکاری پالیسی کا مقصد یہ ہوگا کہ غیر مرکوز حلقہ مضبوط اور خود کفیل ہو جائے۔ بڑے پیمانے کے کارخانوں سے اس کا تعلق اس اصول پر قائم ہوگا: "مشترکہ پیداوار کے پروگرام۔" حکومت ایسی کارروائیوں پر زور دیتی رہے گی جن کے ذریعہ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں مقابلے کی قوت پیدا ہو جائے۔ صنعتی کوآپریٹو یا عنوں کی خاص کر سپلائی اور بکری کے معاملے میں حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مالی خرچ

معمولی ساہوکارہ سے متوقع چالو سرمایہ کے علاوہ دوسرے پلان میں گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے لئے ۲۰۰ کروڑ روپے کی پونجی رکھی گئی ہے - ان رقم کی آزمائشی تقسیم حسب ذیل ہے :

صنعت	(روپے کروڑوں میں)
۱- کپڑے بُننے کی صنعت	
سوتی کپڑا بُننا	۵۶.۰
ریشمی کپڑا بُننا	۱.۵
اونی کپڑا بُننا	۲.۰
	۵۹.۵
۲- کھادی	
اُون کی کتائی اور بُنائی	۱.۹
غیر مرکزی صنعتوں میں روئی کی کتائی اور کھادی تیار کرنا	۱۴.۸
	۱۶.۷
۳- دیہی صنعتیں	
ہاتھ سے دھان کوٹنا	۵.۰
بناسپتی تیل (گھانی)	۶.۷
چمڑا کمانا اور چمڑے کے جوتے بنانا (دیہی)	۵.۰
گڑ اور کھنڈسار ی	۷.۰
دیا سلائی بنانے کی گھریلو صنعت	۱.۱

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیگر دیہی صنعتیں	۱۴٫۰
	۳۸٫۸
۴ - دستکاریاں	۹٫۰
۵ - چھوٹے پیمانے کی صنعتیں	۵۵٫۰
۶ - دیگر صنعتیں	
ریشم کی صنعت	۵٫۰
ناریل کے ریشے سے کتائی اور بنائی کرنا	۱٫۰
۷ - عام اسکیمیں	
انتظام اور تحقیقات وغیرہ	۱۵٫۰
کل میزان	۲۰۰٫۰

اس خرچ میں 'امبر چرخے' کے پروگرام کی مخصوص رقم شامل نہیں ہے - امبر چرخے کی آزمائشوں کے بعد اس سوال پر غور کیا جائے گا -

ترقی کا پروگرام

کرگھے اور کھادی کا کپڑا :- 'کروے کمیٹی' کے اندازے کے مطابق کرگھے کی صنعتوں کو ۱۹۶۰-۶۱ء تک تقریباً ایک ادب ۷۰ کروڑ گز تک کپڑا تیار کرنا ہوگا - اس مقصد کے لئے کافی تنظیمی کوششوں کی ضرورت ہوگی - اس کے معنی ہوں گے کہ خالی کرگھوں کو کام میں لایا جائے عام کرگھوں پر سال میں زیادہ دنوں تک کام ہو اور فی کرگھا زیادہ مال تیار کیا جائے - اس کا یہ بھی مطلب ہوگا کہ ایک تکلے والے چرخوں کی بجائے 'امبر چرخہ' سے ہاتھ کا بنا سوت حاصل کیا جائے - امبر چرخے کی ٹیکنیکل آزمائش ہو رہی ہے اور اس کے استعمال کے اقتصادی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہلوؤں پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

دیہی صنعتیں۔ دیہی صنعتوں کی ترقی کے لئے بہت سی اہم تجویزیں رکھی گئی ہیں۔ مثلاً یہ تجویز کیا گیا ہے کہ بجلی سے چلنے والی دھان کوٹنے کی مشینیں لگانے پر پابندی لگا کر ہاتھ سے دھان کوٹنے کے کام کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ موجودہ گھانیوں کی جگہ ترقی یافتہ 'وردھا گھانیاں' لگا کر دیہاتی گھانیوں کے ذریعہ بناسپتی تیل کی پیداوار بڑھائی جائے۔ گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے ذریعہ چمڑے کے جوتے اور کمائے ہوئے چمڑے کی آئندہ پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ گڑ اور کھنڈ سازی کی صنعت میں بہتر ساز و سامان اور بہتر طریقے سے کام لے کر اس کی ٹیکنیکل کارگذاری کا معیار بلند کیا جائے۔ دیہی اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے ذریعہ دیا سلائی کی زائد مانگ کا بڑا حصہ پیدا کیا جائے۔ نئی دیہی صنعتوں مثلاً شہد کی مکھیوں کی پرورش، تاڑ سے گڑ تیار کرنے، کاغذ، صابن اور برتنوں وغیرہ کے کام کو ترقی دینے کی کوششیں کرنی چاہئیں۔

دستکاریاں۔ تجویز ہے کہ ریاستوں میں مختلف حرفوں مثلاً دھات کا کام، کھلونے بنانے کا کام، کپڑے رنگنے کی صنعت، مرمر اور سنگ تراشی، لکڑی یا پیتل پر روغن کرنے وغیرہ کے کام کے لئے ٹریننگ نیز پیداواری مرکز کھولے جائیں۔ اس کے علاوہ مخصوص دستکاریوں کی ترقی اور ان کی بکری کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے بھی دوسری اسکیمیں رکھی گئی ہیں۔ اس مقصد سے نئے امپوریم اور بکری کے مرکز کھولے جائیں گے اور بین الاقوامی نمائشوں اور میلوں میں حصہ لیا جائے گا۔

چھوٹے پیمانے کی صنعتیں۔ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے بورڈ نے ان صنعتوں کی یوں تعریف کی ہے ـ ساری ایسی یونٹیں جن کا اصل سرمایہ پانچ لاکھ روپے سے کم ہو اور جن میں بجلی استعمال ہونے پر پچاس یا اس سے کم آدمی کام کرتے ہوں۔ ایسی صنعتوں کی ترقی کے لئے تفصیلی پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ تجویز ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ بمبئی، کلکتہ، مدراس اور دلّی میں چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے تحت چار امدادی کارپوریشنیں قائم کی جائیں۔ اس وقت چار انڈسٹریز سروس انسٹی ٹیوٹ قائم ہیں۔ ان کی تعداد بڑھا کر ۱۲ کر دی جائے گی تاکہ سب ریاستیں ان سے اچھی طرح فائدہ اٹھا سکیں۔ قسطوں پر مشینری خریدنے کی سہولتیں بڑھا دی جائیں گی۔ بازار میں مال کی بکری سے متعلق خدمات کو ترقی دی جائے گی۔

صنعتی جاگیریں۔ پلان کے تحت ملک میں کئی صنعتی جاگیریں قائم کرنے کے لئے دس کروڑ روپے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مختلف مرکزوں میں مشترک ٹیکنیکل خدمات اور دوسری سہولتیں مثلاً اچھی جگہ، بجلی، پانی، گیس، بھاپ، دبی ہوئی ہوا، ریلوے وغیرہ کی سہولتیں مہیا کی جائیں تاکہ چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ایسے حالات میں ترقی کریں جو کارگذاری اور باکفایت پیداوار کے لئے مناسب ہیں۔

ناریل کے ریشے کی صنعت۔ تجویز ہے کہ ناریل کے ریشے کی تحقیق کے لئے ایک مرکزی انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے اور امداد باہمی کے اصول پر اس کی پیداوار اور اس سے بنی ہوئی چیزوں کی بکری کی تنظیم کی جائے۔

تنظیم۔ دیہی اور چھوٹی صنعتوں کے پروگرام پر عمل درآمد کرنے کے لئے پلاننگ کمیشن نے مرکز اور علاقوں میں ریاستی صنعتی محکموں کو مضبوط کرنے اور دستکاروں اور علاقوں میں کام کرنے والے عملہ کی ٹریننگ کا مناسب انتظام کرنے پر زور دیا ہے۔ کروے کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ دیہی اور چھوٹی صنعتوں کے لئے مرکز میں ایک الگ وزارت قائم کی جائے اور کل ہند بورڈوں کے چیئرمینوں پر مشتمل ایک تال میل کمیٹی (CO-ORDINATING COMMITTEE) مقرر کی جائے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دسواں باب

نقل وحمل اور رسل ورسائل

منصوبہ بندی کے ساتھ ہندوستان کی تعمیر وترقی کے لئے نقل وحمل کا مربوط نظام کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلے پنج سالہ پلان کے دوران اس سلسلے میں خاص کام یہ تھا کہ جہاں تک ہو سکے نقل وحمل کے اثاثہ کو سنوارا جائے جس پر دوسری جنگِ عظیم کے وقت سے بہت ہی غیر معمولی سے پڑا تھا۔ پہلے پنج سالہ پلان کے آخری دور میں زراعتی اور صنعتی پیداوار کی توسیع کی وجہ سے ہندوستان کے نقل وحمل کے ذرائع پر اور بھی زور رہا۔ اس لئے دوسرے پنج سالہ پلان میں مختلف ذرائع نقل وحمل کی معقول توسیع اور ان میں تال میل قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ۱۳۸۵ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس میں سے ۹۰۰ کروڑ روپے ریلوے کے لئے ۲۶۶ کروڑ روپے سڑکوں کے ذریعے آمد ورفت اور سیر وسیاحت کی ترقی کے لئے ۱۰۰ کروڑ روپے جہازرانی، بندرگاہوں، گودیوں، روشنی کے میناروں اور اندرونِ ملک دریائی نقل وحمل کے لئے۔ ۴۳ کروڑ روپے شہری ہوائی نقل وحمل کے لئے اور ۷۶ کروڑ روپے رسل ورسائل اور براڈکاسٹنگ کے لئے رکھے گئے ہیں۔

ریلوے

ہندوستانی ریلوے جس میں تقریباً ۹ ارب ۷۰ کروڑ روپے کا سرمایہ لگا ہوا ہے اور جس کی پٹڑیاں ۳۵ ہزار میل بنی ہیں، ملک کی سب سے بڑی قومی صنعت ہے۔ دوسرے پلان کے دوران ریلوں کو سامان کے نقل وحمل اور مسافروں کی آمد ورفت کی بڑھتی ہوئی بھاری ضرورتوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو پورا کرنا ہوگا۔ اس مقصد کے لئے ریلوے کے متحرک اور ساکن دونوں قسم کے اثاثے کی بحالی اور تجدید کا کام جاری رکھنا ہوگا۔ دوسرے پلان کے پیداواری نشانوں کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۵۶-۱۹۵۵ کے ۱۲ کروڑ ٹن کے مقابلے میں ہندوستانی ریلوے کو ۶۱-۱۹۶۰ میں ۱۶۸ کروڑ ٹن سامان لے جانا ہوگا۔ ریلوے کی ترقی کے لئے جو ذرائع اب تک مہیا کئے گئے ہیں ان کے پیش نظر ریلوے کی طرف سے دی جانے والی سہولتیں ضرورت کے لحاظ سے ناکافی ہوں گی۔ پہیئے اور ڈبے دس فی صدی کم اور لائنوں کی صلاحیت ضرورت سے پانچ فیصدی کم رہے گی۔ جہاں تک مسافر گاڑیوں کا تعلق ہے پلان میں پانچ سال کی مدت میں ۱۵ فیصدی اضافے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ پلان میں ۸۴۲ میل لمبی لائینیں کھولنے کا انتظام بھی کیا گیا ہے جو یا تو ریلوے کی فوری کاروباری ضرورتوں کے لئے ضروری ہیں یا پھر لوہے فولاد اور کوئلے کی صنعتوں کی توسیع کے سلسلے میں درکار ہیں۔

توسیع و ترقی کے دوسرے پروگراموں میں یہ کام شامل ہیں ---- ۸۰۰۰ میل لمبی پرانی پٹڑی کی جگہ نئی پٹڑی لگانا، ۱۶۰۷ میل لمبی پٹڑی کو دوہرا کرنا، ۲۶۵ میل لمبی چھوٹی لائن کی جگہ بڑی لائن لگانا، ۸۲۶ میل لمبی لائن پر بجلی سے چلنے والی گاڑیاں چلانا، ۱۲۹۳ میل لمبی ریلوے لائن پر ڈیزل تیل سے چلنے والی گاڑیاں چلانے کا انتظام کرنا اور ۲۲۵۸ انجن، مال گاڑیوں کے ۱۰۷۳۷ ڈبے (چار پہیوں والے) اور مسافر گاڑیوں کے ۱۱۳۶۴ ڈبے مہیا کرنا۔ ان میں سے ۱۳۵۲ انجن، مال گاڑی کے ۲۳۸۵۷ ڈبے اور مسافر گاڑی کے ۷۴۴۶ ڈبے ان ڈبوں اور انجنوں کی جگہ چلائے جائیں گے جو اپنی میعاد پوری کر چکے ہیں۔ پہیوں اور ڈبوں کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر پلان میں کئی موجودہ ورکشاپوں اور رننگ شیڈوں کی توسیع اور انہیں نئے ڈھنگ کا بنانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ نئی ورکشاپیں اور چھوٹی لائن کے ڈبے بنانے کا کارخانہ اِنٹیگرل کوچ فیکٹری میں آرائشی سامان مہیا کرنے کے لئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک نیا شعبہ کھولا جائے گا۔

چترنجن کے ریلوے انجن بنانے کے کارخانے اور ٹیلکو (TELCO) ورکس کی پیداواری صلاحیت بڑھا دی جائے گی تاکہ ان میں ہر سال ۱۷۵ کی جگہ چار سو انجن تیار ہونے لگیں۔ اس بات کی بھی کوشش کی جائے گی کہ ملک کو جتنے پہیوں اور ڈبوں اور دوسرے ریلوے اسٹور کی ضرورت ہے وہ ملک میں تیار ہونے لگیں۔ سواری گاڑی کے ڈبوں کی تیاری میں بھی اضافہ کیا جائے گا یعنی ہر سال ۱۲۶۰ کی جگہ تقریباً ۱۸۰۰ ڈبے تیار ہوا کریں گے۔

اس کے علاوہ ریلوے سے فائدہ اٹھانے والوں اور خاص کر تیسرے درجے کے مسافروں کے لئے مزید سہولیتیں مہیا کی جائیں گی۔

سڑکیں

۵۱-۱۹۵۰ء میں ہندوستان میں ۹۷،۰۰۰ میل لمبی پختہ سڑکیں اور ۱۴۷،۰۰۰ میل لمبی کچی سڑکیں تھیں۔ پہلے پلان کے دوران مزید دس ہزار میل لمبی اچھی سطح کی سڑکیں اور ۲ ہزار میل لمبی نیچے درجے کی سڑکیں مکمل ہو جانے کی توقع تھی۔ اس کے علاوہ دس ہزار میل لمبی اچھی سطح کی سڑکوں کو اور بہتر بنانے کی تجویز تھی۔ دوسرے پلان کے دوران مرکزی اور ریاستی دونوں پلانوں میں سڑکوں پر دو ارب ۴۶ کروڑ روپیہ خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ ۲۵ کروڑ روپیہ مرکزی روڈ فنڈ سے دئے جائیں گے۔ اندازہ ہے کہ سرمایہ لگانے کا پروگرام پورا ہو جانے پر ناگپور پلان کے مطابق سڑکوں کی لمبائی کا نشانہ قریب قریب پورا ہو جائے گا۔

جو کام پہلے پلان کے دوران شروع کئے گئے تھے انھیں چلانے کے علاوہ قومی شاہراہوں کے پروگرام میں ۶۰۰ میل لمبی ایسی چھوٹی سڑکیں بنانا شامل ہے جو بڑی سڑکوں کو ایک دوسرے سے ملائیں گی۔ اس پروگرام کے تحت ۶۰ بڑے بڑے پلوں کی تعمیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۷۰۰ میل لمبی سڑک کو بہتر بنانا اور ۳۰۰۰ میل لمبی ایسی سڑکوں کو جن پر گاڑیاں چلتی ہیں چوڑا کرنا بھی شامل ہے۔

قومی شاہراہوں کے علاوہ اس پروگرام میں کچھ اور اہم سڑکوں کی تعمیر بھی شامل ہے جن پہ پہلے پلان کے دوران کام شروع کیا گیا تھا۔ مختلف ریاستوں سے گزرنے والی کچھ سڑکیں اور اقتصادی اہمیت رکھنے والی سڑکیں بھی بنائی جائیں گی جو ۱۹۵۴ء میں شروع کی گئی تھیں۔

امید ہے کہ ریاستوں میں سڑکوں کی ترقی کے تحت تقریباً ۱۸۰۰۰ میل لمبی بہتر سطح کی سڑکوں کی تیاری کا کام دوسرے پلان کے دوران پورا کیا جائے گا۔ پلان میں دوسری اہم مد یہ رکھی گئی ہے کہ ریاستوں میں نقل و حمل کو قومی ملکیت میں لانے کے لئے ۱۳ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس پروگرام میں ریلوے اپنے حصّے کے طور پر دس کروڑ روپیہ دے گی۔ دہلی ٹرانسپورٹ سروس کی اسکیموں کے لئے تقریباً ۳ کروڑ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

جہاں تک مال لے جانے والی موٹر گاڑیوں کا تعلق ہے۔ یہ سب نجی ملکیت میں ہیں۔ مسافر لے جانے والی سروسوں میں بیشتر حصّہ پرائیویٹ مالکوں کا ہے۔ پلاننگ کمیشن نے سفارش کی ہے کہ دوسرے پلان کے دوران موٹر گاڑیوں کے ذریعے مال پہنچانے کے کام کو قومی ملکیت میں نہ لایا جائے۔ سڑکوں کے ذریعے مال لانے لے جانے کے کام کو ترقی دینے کی غرض سے پرائیویٹ مالکوں کو پرمٹ دینے کی شرطوں کو نرم کر دینا چاہیئے اور گاڑیوں کو دوہرے ٹیکس سے بچانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

سیر و سیاحت

پلان میں سیر و سیاحت کو فروغ دینے کا پروگرام بھی شامل کیا گیا ہے۔ جو سیاحت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے اہم مرکزوں میں رہائش، آمد و رفت اور تفریح کی آسانیاں مہیا کرنے سے متعلق ہے۔

جہاز رانی

پہلے پلان میں چھ لاکھ گروس رجسٹرڈ ٹن کا جو نشانہ رکھا گیا تھا امید ہے کہ وہ پورا ہو جائے گا۔ البتہ کچھ جہازوں سے کام لینے میں دیر لگے گی۔ دوسرے پلان میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ نوے ہزار گروس رجسٹرڈ ٹن کے بے کار جہازوں کو نکال کر تین لاکھ گروس رجسٹرڈ ٹن کے جہاز اور بڑھائے جائیں۔ پلان میں جہاز رانی کے لئے جو کل رقم رکھی گئی ہے اس میں سے ۲۰ کروڑ روپیہ (EASTERN SHIPPING CORPORATION) اور جہاز رانی کے ایک مجوزہ ریاستی کارپوریشن میں براہ راست سرمایے کے طور پر لگایا جائے گا باقی رقم سے پرائیویٹ جہاز راں کمپنیوں کے توسیعی پروگرام میں امداد دی جائے گی۔ پلان کا آخری مقصد یہ ہے کہ ہماری جہاز راں کمپنیاں ساحلی تجارت کی ضرورتوں کو پورا کر سکیں اور ہندوستانی جہازوں کے لئے ملک کی بیرونی تجارت میں زیادہ سے زیادہ حصہ حاصل کر سکیں۔

بندرگاہ اور لنگر انداز ہونے کی جگہیں

دوسرے پلان کا بڑا مقصد یہ ہے کہ ان اسکیموں کو پورا کیا جائے جو پہلے پلان کے دوران شروع کی گئی تھیں اور گودیوں کو نئے ساز و سامان کے ذریعہ اس قابل بنایا جائے کہ وہ ملک کی اقتصادی اور صنعتی ترقی سے پیدا ہونے والی ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے ۴۰ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ ساحلی ریاستوں میں چھوٹے بندرگاہوں کی ترقی اور پرادیپ منگلور اور مالپی (MALPE) میں ہر موسم میں قابل استعمال بندرگاہیں تعمیر کرنے کے امکانات کی چھان بین کے لئے پانچ کروڑ روپے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پلان میں روشنی کے کئی مینار تعمیر کرنے اور موجودہ میناروں میں جدید قسم کا سامان لگانے کا بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتظام رکھا گیا ہے۔

اندرونِ ملک آبی نقل وحمل

پلان میں آبی نقل وحمل کی ترقّی کے لئے ۳ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اس میں سے ایک کروڑ ۱۵ لاکھ روپیہ بکنگھم نہر کی ترقی پہ اور ۳۴ لاکھ روپیہ مغربی ساحل کی نہروں کی ترقی پر خرچ کیا جائے گا۔ باقی رقم اور ریاستی حکومتوں کے حصّے کا روپیہ ان پراجیکٹوں کو دیا جائے گا جو گنگا برہم پترا بورڈ کی طرف سے شروع کئے جائیں گے۔

شہری ہوائی نقل وحمل

دوسرے پلان میں شہری ہوا بازی سے متعلق پروگراموں کے لئے ۱۲ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ اور ہوائی کارپوریشنوں کے لئے ۳۰ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ مہیّا کیا گیا ہے۔

پلان کے تحت ہوائی جہاز اور گلائیڈر کے ۸ اڈے تعمیر کئے جائیں گے۔ جہاز اُترنے کی پٹریاں، پٹری تک جانے کے راستے، جہازوں کے رکھنے کی جگہیں بنانے اور کئی ہوائی اڈّوں پر پیغام رسانی کے آلات اور ہوائی اڈّوں سے متعلق جدید آلات اور سامان لگانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ جہاں تک ہوائی کارپوریشنوں کا تعلّق ہے مزید ہوائی جہاز خریدنے اور انھیں چلانے کی مزید سہولتیں مہیا کرنے کے کافی بڑے پروگرام تیار کئے گئے ہیں۔

رسل ورسائل

رسل ورسائل کی ترقّی کے پروگرام میں دوسری باتوں کے علاوہ ۲۰ ہزار نئے ڈاک خانے اور ۱۴۰۰ نئے تار گھر اور ۱۲۰۰ پبلک ٹیلیفون گھر کھولنے اور ۸۰۰۰۰ ٹیلیفون لگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ پلان میں مختلف شہروں کے درمیان ٹیلیفون کے سلسلے کو وسیع کرنے کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ چنانچہ پلان کے دوران بمبئی، دہلی۔ کلکتہ دہلی۔ امرتسر انبالہ، شملہ اور تھانہ۔ پونا کی ٹرنک لائنوں پر زمین کے نیچے دُور دُور تک تار بچھانے کا کام بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شروع ہو جائے گا۔

براڈ کاسٹنگ

پہلے پلان میں براڈ کاسٹنگ کی توسیع و ترقی کے لئے جو نشانے رکھے گئے تھے وہ بہت کچھ پورے ہو چکے ہیں۔ یعنی نہ صرف ہر زبان کے لئے کم سے کم ایک ٹرانسمیٹر لگ گیا ہے بلکہ قریب قریب تمام علاقوں کو پورے طور پر ریڈیو اسٹیشنوں کے سلسلے میں شامل کر دیا گیا ہے۔

چناں چہ دوسرے پلان کے دوران نئے اسٹیشن نہیں کھولے جائیں گے بلکہ موجودہ پروگراموں کو زیادہ سے زیادہ وسیع علاقے میں پہنچانے کا انتظام کیا جائے گا۔ ملک کے بعض حصوں میں شارٹ ویو ٹرانسمیٹر لگائے جائیں گے۔ قومی پروگرام کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے اور قومی نشریات کے تمام اسٹیشنوں سے براڈ کاسٹ ہونے کے انتظام کو مضبوط کرنے کی غرض سے دہلی میں ۱۰۰ کلوواٹ کا ایک شارٹ ویو ٹرانسمیٹر اور اتنی ہی قوت کا میڈیم ویو ٹرانسمیٹر لگایا جائے گا۔ کلکتہ، بمبئی اور مدراس میں پچاس پچاس کلوواٹ کے شارٹ ویو ٹرانسمیٹر لگا دئے جائیں گے تاکہ ان اسٹیشنوں کے پروگرام ملک بھر میں سنے جا سکیں۔ اس کے علاوہ دہلی میں ۱۰۰ کلوواٹ کا ایک اور شارٹ ویو ٹرانسمیٹر لگا کر بدیشی نشریات کے لئے بھی مزید سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

اس میدان میں ترقی کا ایک اور نمایاں کام یہ ہوگا کہ ملک میں ٹیلی ویژن شروع کر دیا جائے گا۔ گاؤں میں ریڈیو پروگراموں کو مقبول بنانے کے لئے ایسے تمام گاؤں کو پنچایتی ریڈیو سیٹ مہیا کئے جائیں گے جن کی آبادی ایک ہزار یا اس سے زیادہ ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیارھواں باب

تعلیم اور سائنسی تحقیقات

دوسرے پنج سالہ پلان کے دوران تعلیمی سہولتوں کی توسیع کے لئے ۳ ارب سات کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے ۔مندرجہ ذیل فہرست سے معلوم ہوگا کہ پہلے اور دوسرے پلانوں میں تعلیم کی مختلف مدوں کے لئے کتنا کتنا روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

(روپے کروڑوں میں)

	پہلا پلان	دوسرا پلان
ابتدائی تعلیم	۹۳	۸۹
ثانوی تعلیم	۲۲	۵۱
یونیورسٹی کی تعلیم	۱۵	۵۷
ٹیکنیکل اور پیشوں کی تعلیم	۲۳	۴۸
سماجی تعلیم	۵	۵
انتظامی اور متفرق کام	۱۱	۵۷
میزان	۱۶۹	۳۰۷

اس نقشے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے پلان میں تعلیم کے فروغ کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے وہ پہلے پلان کے تعلیمی خرچ سے دوگنی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ابتدائی تعلیم

۶۱-۱۹۶۰ء کے آخر تک عمر کے مختلف گروپوں کے بچوں کے لئے تعلیمی سہولتیں مہیا ہو جانے کی اُمید ہے۔ اس کا فی صدی اندازہ یوں ہے: ۶ سے لے کر ۱۱ سال تک کے گروپ میں ۶۳ فی صدی اور ۱۱ سے لے کر ۱۴ سال تک کے گروپ میں ۲۳ فی صدی۔ اس مقصد کے لئے ۵۲۰۰۰ نئے ابتدائی جونیئر اسکول اور ۳۵۰۰ مڈل سینئر اسکول قائم کئے جائیں گے۔ ان میں ۲۸۴۰۰ اسکول بنیادی تعلیم کے اسکول ہوں گے۔

ثانوی تعلیم

دوسرے پلان کے دوران ثانوی تعلیم کی نئے سرے سے تنظیم کا کام جاری رہے گا اور کثیر المقاصد اسکولوں کی تعداد بڑھا دی جائے گی فی الحال ان اسکولوں کی تعداد ۲۵۰ ہے۔ ۶۱-۱۹۶۰ء میں یہ تعداد بڑھ کر ۱۱۸۷ ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ ۱۲۰۰ ہائی اسکولوں کو ہائر سیکنڈری اسکول بنا دیا جائے گا۔ طالب علموں کی تعداد ۵۶-۱۹۵۵ء کے ۳۲ لاکھ سے بڑھ کر ۶۱-۱۹۶۰ء میں ۳۱ لاکھ ہو جائے گی۔

زراعتی تعلیم

تجویز ہے کہ دیہات کے ثانوی اسکولوں میں زراعتی تعلیم کو ترقی دینے کی غرض سے ان اسکولوں میں ۲۰۰ زراعتی کورس شامل کئے جائیں۔ اس کے علاوہ ۹۰ جونیئر ٹیکنیکل اسکول کھولے جائیں گے تاکہ طلبا اپنی ثانوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد زراعت کے علاوہ دیگر مفید پیشوں میں داخل ہو سکیں۔

یونیورسٹی کی تعلیم

پلان میں یونیورسٹی کی تعلیم کے لئے ۵۷ کروڑ روپے کا خرچ رکھا گیا ہے۔ یہ رقم یونیورسٹیوں میں تنظیمی کاموں، تعلیمی معیار کو بلند کرنے اور ٹیکنیکل اور سائنسی تعلیم کی زیادہ سہولتیں مہیا کرنے پر خرچ کی جائے گی۔

ٹیکنیکل تعلیم

مغربی شمالی اور جنوبی علاقوں کے لئے تین اونچے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کا منصوبہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیار کیا گیا ہے۔ صنعتوں کے تعاون سے فورمینوں کو ٹریننگ دینے کی ایک اسکیم شروع کی جائے گی ٹیکنیکل تعلیم کا معیار بلند کرنے کی غرض سے ٹیکنیکل اداروں کے استادوں کی ٹریننگ کے لئے مختلف نصاب شروع کئے جائیں گے۔ طباعت کی ٹیکنیک سے متعلق ایک مرکزی انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے گا۔ دھن باد کے (INDIAN SCHOOL OF MINES AND APPLIED GEOLOGY) کی توسیع کی جائے گی۔ تاکہ وہاں کان کنی کی انجینئرنگ اور متعلقہ مضامین کی ٹریننگ کا بندوبست ہو جائے۔ انجینئرنگ کی ڈگری اور ڈپلوما دینے والے اداروں کی تعداد جو ۵۶-۱۹۵۵ء میں ۲۸ تھی۔ ۶۱-۱۹۶۰ء میں ۱۵۸ ہو جائے گی۔ اندازہ ہے کہ ۶۱-۱۹۶۰ء تک داخلہ لینے والوں کی تعداد پوسٹ گریجویٹ کورس اور ریسرچ میں ۵۷۰، پہلے ڈگری کورس میں ۵۵۰۰، ڈپلوما کورس میں (جن میں فورمین کے کورس بھی شامل ہیں) ۱۱۳۰۰ اور جونیئر ٹیکنیکل اسکول میں ۵۴۰۰ ہو جائے گی۔

سماجی تعلیم

سماجی تعلیم اقتصادی اور سماجی ترقی کے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ دوسرے پلان میں خواندگی اور سماجی تعلیم کے مرکز قائم کرنے، سماجی تعلیم کے کارکنوں اور آرگنائزروں کو ٹریننگ دینے عوام کے لئے کتابیں چھاپنے، فلموں، تصویروں اور نقشوں وغیرہ کے ذریعے تعلیم دینے کے لئے جنتا کالج قائم کرنے اور لائبریریاں اور بنیادی تعلیم کے مرکز کھولنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

اونچی تعلیم کے لئے دس دیہی انسٹی ٹیوٹ کو ترقی دینے کی تجویز ہے۔ وظیفوں کی تعداد بھی بڑھا دی جائے گی۔ ہندی اور علاقائی زبانوں کی ترقی کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں گے اور فنونِ لطیفہ آثارِ قدیمہ اور علم الانسان کے مطالعہ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

پلان میں استادوں کے لئے ٹریننگ کی مزید سہولتیں مہیا کرنے اور ان کی تنخواہیں بڑھانے کا بھی بندوبست رکھا گیا ہے۔ ابتدائی اسکولوں کے استادوں کی تنخواہیں بڑھانے میں جو زائد خرچ آئے گا۔ اس کا پچاس فی صدی حصہ مرکزی حکومت برداشت کرے گی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سائنسی اور ٹیکنالاجیکل تحقیقات

پہلے پلان کے تحت قومی لیبارٹریاں اور دوسرے ادارے قائم کرنے کی طرف زیادہ توجہ دی گئی۔ دوسرے پلان کا اولین مقصد یہ ہوگا کہ تحقیقات کی موجودہ سہولتوں کو ترقی دی جائے اور قومی لیبارٹریوں اور یونیورسٹیوں اور دوسرے تحقیقاتی اداروں میں کام کرنے والے سائنسدانوں اور تحقیق کے کام کرنے والوں کے کام میں قومی ترقی کے لئے تال میل پیدا کیا جائے۔ اس کام میں پلاننگ کمیشن کی مدد کرنے کے لئے سائنسدانوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے

پلان میں سائنس اور صنعتی تحقیقات کی کونسل (COUNCIL OF SCIENTIFIC AND INDUSTRIAL RESEARCH) کے ترقیاتی پروگرام کے لئے ۲۰ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے اس میں وہ رقم شامل نہیں جو کونسل کے موجودہ کاموں کو چلانے کے لئے درکار ہوگی۔ پون شکتی (ہوائی طاقت) اور دیسی دواؤں کے پودوں کی تحقیقات کے لئے تحقیقاتی مرکز کھولنے کی تجویز ہے۔ کچے لوہے کو پگھلانے کے لئے کاربن نکالے پتھر کوئلے کی جگہ بغیر کاربن نکالا کوئلہ استعمال کرنے کے بارے میں چھان بین کی جائے گی۔ سائنس ٹیکنالاجیکل انجینئرنگ اور حیاتیاتی مضامین میں تحقیقاتی کام کرنے کے لئے بھی پروگرام بنائے گئے ہیں۔

ایٹمی طاقت کے محکمے یونیورسٹیوں، سائنسی اور ٹیکنالاجیکل ریسرچ اور مختلف تحقیقاتی اداروں مثلاً انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس، بوس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (INSTITUTE OF POLEO-BOTANY) وغیرہ اداروں کے کام اور ہندوستان کے نباتاتی، حیاتیاتی اور طبقات الارض کے جائزے کے محکموں کی ترقی کیلئے معقول انتظام کیا گیا ہے

انڈین سائنس کانگریس ایسوسی ایشن اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اور سائنسی معلومات کی اشاعت کرنے والے ایسے دوسرے اداروں کو امداد دی جائے گی تاکہ وہ اپنی سرگرمیوں کو فروغ دے سکیں۔

تجویز ہے کہ "وگیان مندر" کے نام سے دیہاتی علاقوں میں ۹۰ سے لے کر ۱۰۰ سائنسی مرکز کھولے جائیں۔ یہ ادارے گاؤں والوں کو ایسے سائنسی طریقے سکھائیں گے جن کی مدد سے وہ زراعت صحت اور صفائی وغیرہ کے پروگراموں کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

دوسرے پلان کے دوران ناپ تول کے یکساں پیمانے قائم کرنے کے سلسلے میں پہلے اقدام کی صورت میں سکوں کا عشری نظام قائم کیا جائے گا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بارھواں باب

سماجی خدمات

یہ بات مسلّمہ ہے کہ سماجی فلاح کی خدمات اقتصادی ترقّی کے لیئے ایک اہم تحریک کی حیثیت رکھتی ہیں۔ دوسرے پلان میں تعلیم کی مد کے تحت اخراجات کو چھوڑ کر سماجی خدمات کے لیئے ۶۳۵ کروڑ روپیہ کی رقم رکھی گئی ہے۔ پہلے پلان میں اس کام کے لیئے جو روپیہ رکھا گیا تھا یہ رقم اس سے دگنی ہے پھر بھی یہ کافی نہیں۔ امید ہے کہ اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے جو کوششیں کی جائیں گی ان کو منظم سماجی جدوجہد اور غیر سرکاری جماعتوں سے بھی امداد ملے گی۔

صحت

دوسرے پلان کے دوران صحت سے متعلق پروگرام کا عام مقصد یہ ہے کہ موجودہ صحتی انتظامات کو توسیع دی جائے تاکہ ان سے سب لوگوں کو فائدہ پہنچ سکے اور قومی صحت کے معیار کو بتدریج بہتر سے بہتر بنایا جا سکے۔ اس مقصد کے لیئے ۲۷۴ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے جبکہ پہلے پلان میں یہ رقم ۱۴۰ کروڑ روپیہ تھی۔ اس میں سے ۳۴ کروڑ روپیہ ہسپتالوں کی خدمات کو بہتر بنانے اور ان میں اضافہ کرنے کے لیئے خرچ کیا جائے گا۔ ۱۹۶۰-۶۱ء تک طبی اداروں اور ہسپتالوں میں مریضوں کے لیئے جگہوں میں جو اضافہ ہوگا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	۱۹۵۱	۱۹۵۵-۵۶	۱۹۵۱ء کے مقابلے میں فیصدی اضافہ	۱۹۶۰-۶۱	۱۹۵۵-۵۶ء کے مقابلے میں فیصدی اضافہ
طبی اداروں کی تعداد	۸۶۰۰	۱۰۰۰۰	۱۶	۱۲۶۰۰	۲۶
ہسپتالوں میں مریضوں کے لیئے جگہیں	۱۱۳۰۰۰	۱۲۵۰۰۰	۱۰	۱۳۵۰۰۰	۲۴

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیہاتی علاقوں میں بیماریوں کی روک تھام اور علاج کی مربوط خدمات بہم پہنچانے کے کام کی طرف کافی توجہ دی جائے گی ۔ اس پروگرام کے لئے ۲۳ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے ۔ اس کے تحت ترقیاتی بلاکوں میں ۳۰۰۰ صحت یونٹ کھولے جائیں گے ۔

طبی عملے کے لئے ٹریننگ کی سہولتوں میں بھی اضافہ کیا جائے گا ۔ ۱۹۵۱-۵۲ میں میڈیکل کالجوں کی تعداد ۳۰ تھی ۔ ۱۹۵۵-۵۶ میں یہ تعداد ۴۲ ہو گئی ۔ پھر بھی دوسرے پلان کے دوران جتنے اور ڈاکٹروں کی ضرورت ہوگی یہ کالج اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں ۔ اس لئے کچھ اور میڈیکل کالج قائم کرنے اور موجودہ کالجوں کو وسعت دینے کی تجویز ہے ۔ اس مقصد کے لئے ۵ء۶۲ کروڑ روپیہ مہیا کیا گیا ہے ۔ مندرجہ ذیل نقشے میں مختلف قسم کے طبی عملے کی کم سے کم تعداد دی جاتی ہے جو عوام کو ابتدائی طبی خدمات بہم پہنچانے کے لئے درکار ہوگی ۔

	۱۹۵۰-۵۱ء	۱۹۵۵-۵۶	۱۹۶۰-۶۱	درکار تعداد
ڈاکٹر	۵۹۰۰۰	۷۰۰۰۰	۸۲۵۰۰	۹۰۰۰۰
نرسیں (امدادی نرسیں اور مڈوائف بھی شامل ہیں)	۱۷۰۰۰	۲۲۰۰۰	۳۱۰۰۰	۸۰۰۰۰
مڈوائف	۱۸۰۰۰	۲۶۰۰۰	۳۲۰۰۰	۸۰۰۰۰
صحت کی دیکھ بھال کرنے والے	۶۰۰	۸۰۰	۲۵۰۰	۲۰۰۰۰
نرس دائی اور دائیاں	۴۰۰۰	۶۰۰۰	۴۱۰۰۰	۸۰۰۰۰
ہیلتھ اسسٹنٹ اور سینیٹری انسپکٹر	۳۵۰۰	۷۰۰۰	۷۰۰۰	۲۰۰۰۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پلان میں نہ صرف مرد ڈاکٹروں کی ٹریننگ کا بندوبست کیا گیا ہے بلکہ نرسوں مڈوائفوں دوا سازوں، سینیٹری انسپکٹروں اور دوسرے ٹیکنیکل عملے کی مزید تعداد کی ٹریننگ کا بھی انتظام ہے۔

متعدی امراض مثلاً ملیریا وغیرہ کی روک تھام اور عام صحت و صفائی کے پروگراموں کو ترجیح دی جائے گی۔ ملیریا کی روک تھام کے پروگرام کے تحت اس بیماری سے بچاؤ کے لئے ۳۰۰ یونٹیں قائم کرنے کی تجویز ہے۔ ہر ایک یونٹ دس لاکھ لوگوں کا بچاؤ کرے گی۔ ۶۱-۱۹۶۰ تک ملک میں ۲۵ برس سے کم عمر والے تمام ایسے لوگوں کے بی، سی، جی کے ٹیکے لگا دیئے جائیں گے جنھیں تپ دق ہو جانے کا ڈر ہے۔ تپ دق کی روک تھام، اس سے بچاؤ اور علاج کے بعد معقول خبر گیری اور صحت کی بحالی کے لئے ۲۰۰ ٹی، بی کلینک کھولے جائیں گے۔

جہاں تک پانی کی بہم رسانی اور صفائی کا تعلق ہے دوسرے پلان کے تحت شہری علاقوں میں پانی کی بہم رسانی اور صفائی کے لئے ۵۳ کروڑ روپیہ، دیہاتی علاقوں میں پانی کی سپلائی کے لئے ۲۸ کروڑ اور کارپوریشنوں کی مخصوص امداد کے لئے ۱۰ کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔

صحت عامہ سے متعلق پروگرام میں یہ اسکیمیں بھی شامل ہیں: دوا سازی کے دیسی طریقے کی ہمت افزائی، غذائیات، صنعتوں میں کام کرنے والوں کی صحت، تپ دق، زچگی اور بچہ کی صحت، رہن سہن میں صفائی ستھرائی اور فیملی پلاننگ کے بارے میں تحقیقی کام، مؤخر الذکر کاموں کے لئے پانچ کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے اور امید ہے کہ پلان کے دوران تقریباً ۳۰۰ شہری اور ۲۰۰۰ دیہاتی کلینک قائم کئے جائیں گے۔

مکانات کی تعمیر

جنگ عظیم اور تقسیم کے نتیجے کے طور پر شہروں میں مکانات کی بہت کمی ہو گئی۔ ترقیاتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پروگراموں کی وجہ سے شہروں کی آبادی بڑھتی گئی اور اس کے ساتھ ہی مکانوں کی قلت اور بڑھ گئی اندازہ ہے کہ پہلے پلان کے دوران سرکاری اور نجی دونوں حلقوں میں ۱۳۰ لاکھ مکان تعمیر ہوئے ہیں اس کے باوجود دوسرے پلان کے دوران جتنے مکانوں کی ضرورت ہوگی اس کا اندازہ ۱۹۰ لاکھ ہے۔

تجویز ہے کہ ہر ریاست میں شہروں اور دیہات میں مکانات تعمیر کرنے کے لئے تدریجی پروگرام بنایا جائے۔ شہروں میں گندی بستیوں کی صفائی اور امدادی طریقے پر بھنگیوں اور صنعتی مزدوروں کے لئے مکانات کی تعمیر کا کام ہونا چاہئے۔ تمام اہم شہروں کے لئے بڑے بڑے پلان تیار ہونے چاہئیں اور شہری اور دیہی پلاننگ کے لئے قانون بنائے جائیں۔

دیہاتی علاقوں کے موجودہ ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ مکانات میں سے اکثر مکانوں کو پھر سے بنانے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک گاؤں کے لئے ایک منصوبہ ہونا چاہئے۔ جس کے تحت چوڑی سڑکیں گندے پانی کے نکاس کا انتظام مکانات کے مابین مناسب فاصلے، پنچائتی عمارتوں کے لئے جگہ اور بچوں کے لئے کھیل کا میدان بنایا جائے۔ ہر ریاست کے محکمہ تعمیرات میں ایک چھوٹا سا ٹیکنیکل یونٹ ہونا چاہئے جو دیہات کے لئے مکانوں کے ڈیزائن تیار کرے اور مقامی طور پر میسر سامان کے زیادہ سے زیادہ استعمال کے بارے میں مشورہ دے۔

دوسرے پلان میں ۱۲۰ کروڑ روپیہ ان اسکیموں کے لئے رکھا گیا ہے صنعتی مزدوروں کے لئے مکانات بنانے میں امداد، چھوٹی آمدنی والے طبقہ کے لئے مکانات کی تعمیر، گندی بستیوں کی صفائی اور بھنگیوں کے لئے مکانات کی تعمیر، چائے وغیرہ کے باغات میں مکانوں کی تعمیر، دیہی علاقوں میں گھر بنانا اور متوسط آمدنی کے طبقے کے لئے مکانات کی تعمیر۔

پچھڑے ہوئے طبقوں کی فلاح

دوسرے پلان میں پچھڑے ہوئے طبقوں کی فلاح و بہبود کے لئے ۹۱ کروڑ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ جب کہ پہلے پلان میں اس مقصد کے لئے ۲۹ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی تھی۔ اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں سے ۷۰ کروڑ روپے درج فہرست قبیلوں پر، ۲۷ کروڑ پچاس لاکھ دلت جاتیوں پر، ۹ کروڑ ۷۰ لاکھ دوسرے پچھڑے ہوئے طبقوں پر، ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ سابق جرائم پیشہ قبیلوں پر اور ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ انتظام وغیرہ پر خرچ کیا جائے گا۔ ان اسکیموں میں رسل و رسائل کی ترقی، طبی اور صحت و صفائی کی سہولتیں، خانہ بدوش قبائلیوں کو بسانے، تعلیم، پانی کی سپلائی اور مکان بنانے کے کام شامل ہیں۔

قبائلی لوگوں کی فلاح و بہبود کا پروگرام بناتے وقت ان کے کلچر اور ان کی روایات کو سمجھنے اور ان کا احترام کرنے کی ضرورت ہے۔ دلت جاتیوں کی فلاح کے پروگرام میں چھوت چھات اور سماجی نابرابریوں کو ختم کرنے، اقتصادی امداد مہیا کرنے اور امداد و وظیفے وغیرہ کے ذریعے تعلیم پھیلانے کی اسکیموں پر خاص زور دیا جائے گا۔ وزارت تعلیم نے پہلے پلان کے دوران پچھڑے ہوئے طبقوں کے لئے ۱،۰۵،۴۳۱ وظیفوں کا بندوبست کیا تھا۔ دوسرے پلان کے عرصہ میں صرف پچھڑے ہوئے طبقوں کے لوگوں کو ۲۳۲۰۰۰ وظیفے دینے کی تجویز ہے۔

سماجی فلاح و بہبود

مرکزی حکومت نے پہلے پلان کے حصے کے طور پر سماجی فلاح و بہبود کا ایک مرکزی بورڈ قائم کیا تھا تاکہ وہ عورتوں اور بچوں، کمزوروں اور کم سن مجرموں کے لئے فلاحی پروگرام تیار کرنے میں رضاکار جماعتوں کی امداد کرے۔ اس کے بعد بورڈ نے ریاستی حکومتوں کے تعاون سے تمام ریاستوں میں سماجی فلاح کے بورڈ قائم کئے ہیں۔ اب جب کہ یہ تنظیمی کام بخوبی پورا ہو چکا ہے دوسرے پلان کے تحت سماجی فلاح و بہبود کے بڑے بڑے پروگرام تیار کئے گئے ہیں۔

سماجی فلاح کے پروگرام مثلاً فلاحی توسیع پراجیکٹ کی ترقی، عورتوں، بچوں اور کمزوروں کی فلاح کم سن مجرموں اور بھکاریوں وغیرہ کے لئے فلاحی خدمات کی توسیع کا کام کرنے والی رضاکار جماعتوں کو امداد دینے کے لئے پلان میں ۲۹ کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس میں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

۱۹ کروڑ روپیہ مرکز دے گا اور ۱۰ کروڑ روپیہ ریاستی سرکاریں خرچ کریں گی۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کی فلاح اور جسمانی اور دماغی لحاظ سے کمزور لوگوں کی بھلائی کے لئے ۱۱ کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے اس کے ساتھ ہی عوام کے امداد و تعاون اور مقامی ترقیاتی کام کے پروگرام بھی تیار کئے گئے ہیں ان دونوں کاموں کے لئے ترتیب وار ۱۵ کروڑ اور ۵ کروڑ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

مزدوروں کی فلاح اور ٹریننگ

مزدوروں سے متعلق اسکیموں پر کل ۲۹ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔ اس میں سے ۱۸ کروڑ مرکز خرچ کرے گا اور ۱۱ کروڑ ریاستیں۔ ہنرمند مزدوروں کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کی غرض سے ٹریننگ کی سہولتیں مہیا کرنے پر کافی زور دیا گیا ہے۔ اپرنٹس شپ اسکیم کے تحت ہنرمند دستکاروں اور انسٹرکٹروں کی ٹریننگ کے علاوہ دستکاروں کی ٹریننگ کے لئے ۱۹۷۰۰ جگہیں مہیا کرنے کی تجویز ہے۔ دوسرے پلان کی مدت کے خاتمے تک روزگار دلانے کی خدمات کو تقویت پہنچانے کی غرض سے ۱۲۰ نئے روزگار دفتر کھول دئے جائیں گے۔

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پبلیکیشنز ڈویژن
منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ
اولڈ سیکرٹریٹ دہلی ۸

The Model Press Priv. Ltd., Delhi.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar